رجسٹرڈ ایل نمبر ۷

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ

الحکم

چہ گویم باتو گرائی چہا در قادیاں بینی | دوائے ہر مرض بینی غرض دارالاماں بینی

(ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی)

پیشگی قیمت سالانہ

عوام سے ۱ صر

[illegible] سے ۱۲

[illegible] والوں سے ۱۲

[illegible] کے غیر مستطیع

[illegible] سے کم آمدنی والے

[illegible] لوگوں سے ۱۲

دفتر الحکم قادیان

نمبر ۱۷ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۷ مئی ۱۹۰۷ء مطابق ۴ ربیع الثانی ۱۳۲۵ھ | جلد ۱۱

مشین پریس نہیں بلکہ سٹیم پریس قائم ہوگا

(انشاء اللہ العزیز)

سرپرستان الحکم یہ خوشخبری سن چکے ہیں کہ اخبار الحکم کے کارخانہ کے لئے ایک مشین کا آرڈر ولایت دیا گیا ہے۔ اس اطلاعی نوٹ کے بعد میں نے مشین پریس کا کوئی ذکر اخبار میں نہیں کیا اسکی وجہ یہ تھی کہ کوئی جدید امر پیش نہ آیا تھا۔ میں نے ظاہر کر دیا تھا کہ محض توکلاً علی اللہ آرڈر دیدیا گیا ہے اور مجھے اپنے اخبار کے سرپرستوں اور قدردان ناظرین سے بحولہ تعالیٰ یہ توقع تھی کہ وہ میری تحریک پر اپنے پیارے الحکم کو اس کام کے لئے پوری مدد دیں گے۔ چنانچہ چین سے ایک معزز احمدی نے چالیس روپیہ مجھے اس مطلب کے لئے بھیج بھی دیئے تھے۔ مگر قبل اسکے جو مجھے ایسی امدادی تحریک کی حاجت پڑتی اللہ تعالیٰ نے ضلع کانپور میں میرے ایک معزز بھائی اور الحکم کے سچے قدردان کے دل میں جوش ڈالا جنہوں نے مشین پریس نہیں بلکہ سٹیم پریس قایم کرنے کے لئے میری درخواست کے بغیر ہی مجھے مالی اعانت کا ایک خط لکھا اور چھ ہزار روپیہ تک اس مقصد میں خرچ کرنیکا ارادہ ظاہر کیا۔ میں نے اسکو محض تائید ربی سمجھکر انکو صرف پرنٹنگ ورکس کی شاخ میں فی صدی ۲ سے شریک کر لیا ہے اور سٹیم پریس قایم کرنیکا خدا کے فضل پر بھروسہ کر کے مصمم ارادہ کر لیا ہے۔ سٹیم پریس کے قایم ہو جانے سے جہاں چھپائی کی مشکلات آسان ہو جائینگی اور اخبار بروقت نکل سکے گا (انشاء اللہ) وہاں میں خدا کے فضل سے امید کرتا ہوں کہ ایڈیٹر الحکم اپنی قوم کو نہایت مفید اور ضرورت وقت کے موافق مذہبی لٹریچر بہم پہونچانے کی سعی کریگا۔ وہ تالیفات جو اب تک محض پریس یا مالی مشکلات کیوجہ سے معرض التوا میں پڑی ہوئی تھیں جلد شایع ہونے لگیں گی۔ اور خدا تعالیٰ کا فضل و کرم شامل حال ہوا تو مجھے پیش قیمت موقع خدمت سلسلہ کا ملے گا۔ میں سردست اس سکیم پر کسی خوش کن جملوں اور اشتہاری الفاظ سے اسوقت خوش کرنا نہیں چاہتا تجربہ اور عمل خود ظاہر کریگا۔ میں اتنا کہہ سکتا ہوں کہ آجتک الحکم کے کارخانہ سے ایک ہی کتاب یا رسالہ ایسا شایع نہیں ہوا کہ جو قوم اور ملت کے لئے مفید اور قابل قدر تسلیم نہ کیا گیا ہو۔ اسلئے گزشتہ تجربہ یقین دلاتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنا فضل کیا اور توفیق دی تو عجیب عجیب کتابیں اور رسالے یکے بعد دیگرے شایع ہونگے۔

میں اس خوشخبری کو پہونچاتے ہوئے اپنی قوم کے سرگرم احباب سے التجا اور درخواست کرنی چاہتا ہوں کہ وہ ہر قسم کی چھپائی کا کام آیندہ کارخانہ الحکم کے لئے بہم پہونچانے کا عزم کریں۔ اور خریداران الحکم کے دایرہ کو وسیع کرنے کے لئے جہاں تک ان سے ممکن ہو کوشش کریں۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ اگر الحکم کی اشاعت پانچ ہزار ہو جاوے تو اسکی موجودہ قیمت میں ہی نمایاں تبدیلی نہیں کیجاویگی بلکہ اسکو زیادہ مفید زیادہ دلچسپ بنانے کی فکر کیجاویگی۔ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ ہی کے فضل پر موقوف ہے اور ساری توفیقیں اسی کے قبضہ قدرت میں ہیں مجھے اپنے رب پر یقین ہے کہ جسنے الحکم کو محض بے سروسامانی کی حالت میں میرے ہاتھ سے جاری کرا کر اسے مستقل کارخانہ کی صورت میں تبدیل کر دیا اور جس نے مشین نہیں سٹیم پریس کے لئے غیب سے سامان بہم پہنچا دیئے۔ وہ خدا جو قدیر اور فعال لما یرید خدا ہے ان دلوں میں خود القا کریگا جو الحکم کی اعانت اور اسکی سرپرستی کے لئے فراخ حوصلگی سے طیار ہو جائیں گے۔ بابو محمد صدیق صاحب کو جنہوں نے چالیس روپیہ مشین کے لئے بھیجے تھے اس سلسلہ اعانت میں سابق بالخیرات ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے مقاصد میں بامراد کرے اور قومی خدمات کے لئے زیادہ جوش اور صدق عطا کرے۔ آمین۔ بابو صاحب کے چالیس روپیہ کو زیادہ قیمتی اور موجب ثواب بنانے کے لئے میں اعلان کرتا ہوں کہ الحکم کی بیس کاپیاں ایسے مستحق طالبعلموں یا دیہاتی جو پوری قیمت ادا کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے وہ صرف ایک روپیہ کا

انوار احمدیہ پریس قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب احمدی چھپکر شایع ہوا۔

قصبہ بٹالہ ضلع گورداسپور میں انجمن مطیع سرکار

۵ مئی ۱۹۱۴ء کو انجمن اسلامیہ بٹالہ کا ایک عظیم الشان جلسہ اس غرض سے ہوا کہ ۲۶-۲۷-۲۸-۲۹ اپریل ۱۹۱۴ء کو جو لیکچر قصبہ بٹالہ میں ہوئے ہیں مسلمان کو یہ انجمن نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔

اس جلسہ کے صدر نشین حضور خان بہادر میاں غلام فرید خان صاحب سابق پنشنر افسر مال اور رئیس اعظم بٹالہ۔ اور سکرٹری جناب میاں حسین بخش خان صاحب پنشنر ڈسٹرکٹ جج و رئیس و ممبر اعظم انجمن اسلامیہ بٹالہ تھے۔

اس جلسہ میں جملہ علماء و فضلاء و معزز مسلمانان بٹالہ معہ بہت سے دیگر اشخاص کے جمع تھے۔

پہلے جناب مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب نے بحوالہ آیات قرآن مجید بیان فرمایا۔ کہ ہم مسلمانان کو اپنی گورنمنٹ کا ہمیشہ خیر خواہ اور شکر گذار رہنا چاہیئے۔ اُن کے بعد منشی حسین بخش صاحب اپیل نویس مقیم بٹالہ نے وقت ظہور اسلام کو بیان کر کے دکھلایا کہ پہلے عرب کیا تھا۔ اور پھر جب اُسی میں ایک روح پاک آئی۔ تو وہ کیا ہو گیا۔

پھر منشی صاحب نے بتلایا کہ جب مسلمانان نے قرآن اور حدیث کو چھوڑ دیا۔ تو چاروں طرف سے نکبت اور ادبار کی دھواں دھار گھٹا چھا گئی۔ اور اُن کی طاقت اور ہمت اور اُن کے حوصلے اُن کو خیر باد کہہ گئے۔ اور پھر وہ آزادی جو تمام ترقیوں کی جڑ تھی۔ اور وہ بھی اُن سے رخصت ہو گئی۔ اور پھر اُن میں نہ علم رہا۔ اور نہ کوئی ہنر اور نہ دیگر صفات فاضلہ اور کہا کہ مسلمانان ہند کی پستی کا تو وہ حال ہوا۔ کہ ناگفتہ بہ ہے۔ اور وہ عرصہ دراز تک اپنی شامت اعمال کے نتائج برداشت کرتے رہیں گے۔

اور بیان کیا کہ ایسی حالت میں خداوند تعالےٰ کی رحمت کا دریا جوش میں آیا۔ اور اُس نے ہندوستان پر ہماری بہی خواہ۔ رعیت پرور عادل گورنمنٹ کا سایہ ہما پایہ مبسوط فرمایا۔

اور پھر منشی صاحب نے اس حالت ہندوستان کا جو عملداری سرکار سے پہلے تھی۔ موجودہ حالت سے تشبیہ وار نہایت دلچسپ پیرایہ میں مقابلہ کر کے حاضرین مجلس کے سامنے احسانات اور برکات سرکار کا ایک فوٹو کھینچ دیا۔ جس نے حاضرین کے دلوں پر بہت عمدہ اثر کیا۔ اور پھر شروع کیا۔ کہ آجکل جو افواہیں نسبت ناشکر گذاری احسانات گورنمنٹ کی سُنی جاتی ہیں۔ وہ نہایت قابل نفرت کے ہیں۔ اور جو لیکچر مذکورہ بالا بٹالہ میں ہوتے ہیں۔ میرا خیال ہے۔ کہ ان کے متعلق خیالات کی وقتاً فوقتاً بصورت ضرورت تردید مناسب ہوتی رہی۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہماری اس انجمن کی ایک شاخ دوسری انجمن مطیع سرکار قائم کی جائے۔ جسکے اغراض و مقاصد حسب ذیل ہوں۔

(۱) اپنی ہر ایک قسم کی بہتری وفاداری سرکار میں سمجھنا۔ اور خیر خواہی سرکار کو اپنا فرض عین جاننا۔

(۲) جو لوگ غرض مذکورہ سے آگاہ نہ ہوں۔ اُن کے دلوں پر سرکاری خیر خواہی کے فرض کو نقش کر کے اپنی جماعت میں شامل کرنے کی کوشش کرنا۔

(۳) اُن احسانات کا جو رعایا ہند پر سرکار کی طرف سے لگاتار جاری ہیں۔ تذکرہ اور اعتراف کر کے بنیاد وفاداری رعایا کو مستحکم کرتے رہیں۔

(۴) جو خیالات اور مضامین برخلاف سرکار معلوم ہوں۔ اُن کی اصلاح اور تردید (نہایت نرمی اور دوستانہ و ہمدردانہ طریق سے) بذریعہ تقریر و تحریر کرتے رہیں۔

(۵) کسی انجمن میں جو برخلاف انجمن مطیع سرکار کے ہو۔ کبھی شامل ہونا۔ اور ایسی شمولیت سے اپنے پیارے ہم وطنوں کو خوبصورتی کیساتھ بچانا۔

(۶) اس انجمن کی ایک ایک شاخ ہر ایک شہر اور قصبہ اور گاؤں میں قائم کرنے کی کوشش کرنا۔

اس تجویز کو منشی حسین بخش صاحب اپیل نویس مقیم بٹالہ کو تمام مجلس نے بڑی خوشی سے منظور کر کے پاس کیا۔ اور دیگر ریزولیشن بھی اسی غرض کے متعلق پاس ہوئے۔ اور منشی صاحب نے تقریر میں یہ بھی کہا کہ میں اپنے پسر بابو عطا محمد پنجاب کمانڈ منشی چھاؤنی کوہ مری اور اپنے دیگر دوستوں کو بھی اس انجمن کی تقلید کے واسطے تحریک کروں گا۔ یہ جلسہ نہایت کامیابی کے ساتھ بعد دعا ترقی عمر و دولت و حشمت و اقبال ملک معظم قیصر ہند برخاست ہوا۔ اور انتظام پولیس قابل تعریف تھا۔ اُمید کی جاتی ہے کہ ہمارے مسلمان بھائی اپنے اپنے مقامات میں اسی مقاصد اور اغراض کی ایک ایک انجمن قائم کر کے بنیاد وفاداری رعایا کو مستحکم کرتے رہیں گے۔ اور اصل تقریر منشی صاحب کو ہم علیحدہ شائع کریں گے۔

(راقم خاکسار عزیز الدین احمد بی اے ایل منشی فاضل امرتسری۔ سابق طالب علم لا کالج لاہور۔ حال وارد بٹالہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نظم

[فی البدیہہ جو بطور خلاصہ مضمون حضرت حکیم الامۃ و سیدی حضرت مرزا محمود احمد ۹ مئی ۱۹۱۴ء کے جلسہ میں پڑھی گئی]

کریں شورش وفاداروں سے ایسا ہو نہیں سکتا — تعلق شورہ پشتوں سے کچھ اپنا ہو نہیں سکتا

اولی الامر زمانہ کی اطاعت فرض ہے ہم پر — مُبدّل حکم قرآن معلی ہو نہیں سکتا

مسلمانوں کی سکھوں ہندؤں کی بھی یہی خواہش — کوئی قیصر سے بڑھ کر اپنا کسریٰ ہو نہیں سکتا

ہمیں آرام حاصل ہے اسی ظل حمایت میں — کہ اسلامی ممالک میں بھی ایسا ہو نہیں سکتا

صحابہ نے نجاشی سلطنت میں جا پناہ پائی — بہی خواہ کوئی اپنا جز نصاریٰ ہو نہیں سکتا

امام پاک کی تعلیم جب یہ ہوتی رہتی ہے — تو پھر کچھ انحراف ان سے ہمارا ہو نہیں سکتا

خیالات جہاد و حرب سے اتنا تنفر ہے — کہ سُننا ایسی باتوں کا گوارا ہو نہیں سکتا

کرے خونریزیاں آ کر وہ بدبختی کا موجب ہو — کبھی اسلام میں ایسا ہیجا ہو نہیں سکتا

خدا رحمت کرے عبد اللطیف نیک طینت پر — بغاوت کا مخالف اس سے اعلیٰ ہو نہیں سکتا

سو یہ بھی اک بہانہ ہے بغاوت کرنیکا یارو — کہ سامان تجارت کچھ مہیا ہو نہیں سکتا

مجازی محسنوں کو کیونکر چھوڑیں جب خدا چھوڑا — عمل ان بُت پرستوں سے وفا کا ہو نہیں سکتا

نکالے جائیں شہروں سے بہت کچھ جیل ان کو بھی — سوا اس کے بغاوت کا نتیجہ ہو نہیں سکتا

وہ پہلا مصرعہ دُھرا کے اکمل بیٹھ جاتا ہے — کریں شورش وفاداروں سے ایسا ہو نہیں سکتا

(محمد ظہور الدین — اکمل آف گولیکی ضلع گجرات پنجاب)

قانون پیشوں کے ایکٹ میں ایک خاص ترمیم کی ضرورت

قانون پیشوں کے ایکٹ میں اگر اس مضمون کی ایک دفعہ بڑھائی جاوے کہ کوئی قانون پیشہ کسی پولیٹیکل جلسہ میں کسی ایسی تقریر کے کرنے کا مجاز نہیں ہوگا جو فرقوں میں نفاق پھیلانے والی ہو یا گورنمنٹ کی بدخواہی پر مبنی ہو یا جس سے ایسی غلط فہمیاں پھیلیں جس سے امن عامہ میں خلل کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہو اور اس کی خلاف ورزی کی سزا لائسنس وکالت کی ضبطی کی سزا جائز قرار دی جاوے تو اس سے یہ نتیجہ نکلے گا کہ اس معزز پیشہ میں کبھی کوئی ایسا شخص شامل نہیں رہ سکے گا جو سرکاری قوانین کے منشا کے خلاف ایسی تقریروں کے کرنے کی جرأت کرتا ہو جو برٹش گورنمنٹ کی بدخواہی پر مبنی ہوں یا فرقوں میں نفاق کے پھیلانے والی ہوں۔ اس میں شک نہیں کہ اکثر وکلا ایسی خلاف قانون تقریروں کو پسند نہیں کرتے اور زبان کو قابو میں رکھتے ہیں لیکن آیندہ جو زبان کو قابو میں نہ رکھینگے اُن کے لئے اس دفعہ کے بننے سے یہ فایدہ ہوگا کہ وہ احتیاط سے پبلک جلسوں میں تقریریں کرینگے کیونکہ اُن کو یہ خوف ہوگا کہ اگر اُنھوں نے کوئی خلاف قانون تقریر کی تو اُن کا لائسنس جو اُنکی روزی کا ذریعہ تھا ضبط ہو جاویگا اس وقت تک قانون پیشوں کے ایکٹ میں اس قسم کی کوئی دفعہ موجود نہیں اس دفعہ کے قایم ہونے سے کسی قانون پیشہ کا بھی کوئی نقصان نہیں ہوگا کیونکہ اس کا استعمال ایسی صورت میں ہوگا جب کسی قانون پیشہ کے خلاف معتبر شہادت سے جرم ثابت ہوگا ہم حیرت میں ہیں کہ جس صورت میں خاص دفعات ضابطہ فوجداری اور تعزیرات ہند میں پریس کے متعلق محض اس غرض سے قایم ہیں کہ وہ فرقوں میں نفاق پھیلانے والی یا سرکار کی نسبت بدخواہی کے خیالات کو ترقی دینے والے مضامین مشتہر نہ کریں تو کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ قانون پیشوں کے ایکٹ میں کیوں یہ خاص دفعہ نہ بڑھائی جاوے قانون پیشوں کے معزز پیشہ کے لئے جیسے گواہوں کو تعلیم کا دلانا دلانوں کے ذریعہ مقدمات کا لینا جرم ہے ویسے ہی اُن کی طرف سے ایسی خلاف قانون تقریروں کا عام جلسوں میں ہونا معزز پیشہ کے خلاف فعل تصور ہو کہ جسپر ہائی کورٹوں کے آنریبل جج غور فرماویں اور اگر اُن کی راے ہماری راے سے متفق ہو تو وہ امپیریل لیجسلیٹو کونسل میں قانون پیشوں کے موجودہ ایکٹ میں ترمیم کے لئے سفارش کریں یہ ہمارا منشا نہیں کہ کسی قانون پیشہ کا لائسنس محض شبہ کی صورت میں ضبط ہو لیکن یہ ہم ضرور کہینگے کہ جو قانون پیشہ اس دفعہ کے قایم ہو جانے کے بعد اس کی خلاف ورزی کرے اُس کا لائسنس ضرور ضبط کر لیا جاوے ضبطی لائسنس کے مقدمات کی تحقیقات کے لئے زیادہ مناسب یہ ہوگا کہ ایسے مقدمات کی ابتدائی تحقیقات ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کے اجلاس میں ہو اگر وہ اُن کے روبرو ٹرایل نہ چاہیں تو صاحبان ڈویژنل جج یا ہائی کورٹوں میں اُن کا ٹرایل ہو تا کہ جس قانون پیشہ پر ایسا الزام لگایا جاوے اُسے اپنے ڈیفنس یا شہادت صفائی کے پیش کرنے کا پورا موقع ملے اور اگر جرم ثابت ہو تو اس معزز پیشہ کے ممبروں کی فہرست سے ایسے ممبر کا نام علیحدہ ہو جاوے جو واقعی

اس قسم کے خیالات کے اظہار سے تامل نہ کرتا ہو جو فرقوں میں نفاق کے پھیلانے والے ہوں یا سرکار کی بدخواہی پر مبنی ہوں۔

آریہ سماج ایک خطرناک پولیٹیکل گروہ ہے!

من از آن حسن روز افزوں کہ یوسف داشت دانستم
کہ عشق از پردہ عصمت برون آرد زلیخا را

الحکم کے ایڈیٹر کو جب ملکی معاملات میں رائے زنی کا موقع ملا ہے اور آریہ سماج پرلیس نے کوئی تحریر شائع کی ہے تو ہمیشہ صراحت کیساتھ بلا خوف تردید و لومۃ لائم وہ جرأت کے ساتھ ظاہر کرتا رہا ہے کہ

آریہ سماج ایک پولیٹیکل گروہ ہے

آریہ سماج نے مذہب کو صرف آڑ بنایا تھا ورنہ مذہب کے ساتھ اسے کوئی واسطہ اور غرض نہ تھی اور نہ ہے بلکہ آریہ سماج کی غرض شوریدہ سر جوشیلے نوجوان پیدا کرنا تھا۔ جو ضرورت کے وقت شور مچا کر ملک میں بدامنی پھیلائیں۔

آریہ سماج کو ایک عرصہ سے دیسی گورنمنٹ کے خواب آرہے تھے اور وہ اہل ملک میں گورنمنٹ کی طرف سے نفرت اور بے دلی پھیلانے میں کوئی دقیقہ باقی نہیں رکھتے رہے ہیں یقین ہے کہ گورنمنٹ آریہ سماج کی حرکات سے کبھی ناواقف نہیں رہی ہاں یہ ضرور ہوا ہے کہ شفیق اور وسیع الحوصلہ گورنمنٹ نے

چشم پوشی ضرور کی ہے

اس چشم پوشی اور درگذر کی پولیسی کا نتیجہ تو یہ ہونا چاہئے تھا کہ یہ جوشیلے نوجوان اپنی فیلنگز میں اعتدال اور متانت پیدا کرتے اور بجائے شور و شر کے ملک کے امن کے خرمن میں چنگاری نہ ڈالتے مگر

خوئے بدرا بہانہ بسیار

اس جوش کو نکالنے کے لئے مختلف طریق اختیار کئے گئے اور قسم قسم کی بدظنیوں کو پیدا کر کے پنجاب میں بے چینی پھیلائی وہی۔ میں بڑے زور سے کہتا ہوں اور واقعات اسکے شاہد ہیں کہ

اس بے چینی کی ذمہ وار آریہ سماج ہے

کیونکہ اس وقت ان معاملات میں جس قدر لیڈنگ پارٹ لینے والے اشخاص پلیٹ فارم پر آئے ہیں وہ

عموماً آریہ سماج کے لیڈنگ ممبر ہیں

اور آریہ سماج نے کبھی بھی اپنی متفقہ آواز سے ان لوگوں سے بیزاری اور نفرت کا اظہار نہیں کیا جس سے ثابت ہو جاتا کہ ان خیالات میں آریہ سماج ان کے ساتھ ہمدردی نہیں رکھتا۔ پچھلے دنوں نظام کی گورنمنٹ میں ایک پولیٹیکل ناسی جو آریہ سماج کا اپدیشک کہلاتا ہے ریاست سے نکالا گیا اور ذمہ وار آفیسر نے جو انگریز تھا آریہ سماج کے متعلق اپنی رائے کا اظہار کیا جس پر ملک کے اس سرے سے اس سرے تک طوفان بے تمیزی بلند کیا گیا اور بڑے بڑے جلسے کر کے ملامت کے ووٹ پاس ہوئے اور میموریل بھیجے گئے آریہ سماج ڈیفنس فنڈ کھولے گئے۔ ابھی بہت سال نہیں گذرے جب کہ ڈی اے وی کالج لاہور کے طلبا نے معمولی کھیلوں کے مقابلہ میں اپنی نبرد آزمائی کا ثبوت دیکھا انگریز پروفیسر پر حملہ کر کے اپنی قابلیت اور بے المروی کا ثبوت دیا تھا۔ الکشن ایجی ٹیشن پھیلانے کیلئے جس قدر حصہ آریہ سماج نے لیا ہے یقین سے کہتا ہوں کہ کوئی دوسری سوسائٹی اس حیثیت اور سرگرمی کے ساتھ شامل نہیں ہے اسلئے کہ آریہ سماج ہی اکیلی ایک جماعت ہے جو پولیٹیکل پارٹی کہلائے جانے کی مستحق ہے

اور فی الحقیقت وہ پولیٹیکل پارٹی ہے۔

قادیان جیسے مقام میں (جہاں مشکل تین ہزار کی آبادی ہے) ابھی آریہ سماج کے ممبر گورنمنٹ کے

طرز عمل برنکتہ چینی کرنا اور نفرت پھیلانا اپنا مقصد سمجھتے رہے ہیں اور سمجھتے ہیں چنانچہ
ابھی چند روز کا واقعہ ہے کہ بیٹے لالہ شرمپت رائے ہے . . . .

. . . .

. . . .

. . . . جو یہاں کی آریہ سماج کا پریسیڈنٹ رہ چکا ہے گورنمنٹ کی وفاداری
اور اطاعت کے متعلق خاص طور پر تحریک کی اور انہیں بتایا کہ یہ رویہ جو آپکے ہم مذہب
اختیار کر رہے ہیں وہ نہایت نامناسب ہے - جسپر اُسنے مجھے لکھے اور صاف الفاظ میں کہا کہ

تم گورنمنٹ کے خوشامدی ہو

گورنمنٹ ظلم کر رہی ہے یا ہم صفیر بیٹے اُسکے اعتراضوں کے معقول جواب دیئے اور سمجھایا مگر جو بات
عقیدہ کے طور پر دل میں بیٹھ چکی ہو وہ اس کا نکلنا محال معلوم ہوتا ہے - اور میں سمجھتا ہوں
کہ کسی اندرونی طریق سے یہ خیالات پیدا کئے جاتے ہیں - کوئی لالہ شرمپت رائے سے پوچھے
کہ کیا یہ گورنمنٹ ہی کی مہربانی اور فضل نہیں کہ تمہارا جو لڑکا انٹرنس پاس ہے وہ ریاست
ٹونک میں ایک سو روپیہ سے زیادہ کا مینیجر کورٹ آف وارڈس ہے لیکن میرا خیال ہے کہ مذہبی
طور پر یہ لوگ گورنمنٹ کے ساتھ عداوت اور نفرت رکھتے ہیں اور اسی کو اپنے مذہب کی
غایت سمجھتے ہیں -

بہرحال

اس موجودہ شورش اور بے چینی نے ثابت کر دیا ہے کہ اس میں لیڈنگ پارٹ لینے والے

آریہ سماجی ہی ہیں

اور گورنمنٹ آئندہ کیلئے اس گروہ سے محتاط رہے گی - یہ فساد آریوں کا فساد کہلانا چاہئیے
اور تاریخ ہند میں جیسے

کوکوں کا فساد

تھا یہ آریہ سماجیوں کا فساد کہلائیگا - اسوقت ملک کے ہندو و مسلمانوں کا فرض ہے کہ
وہ متفق ہو کر اپنی برأت کریں اور گورنمنٹ پر اپنے طرز عمل سے ظاہر کر دیں کہ ان کی
اس فساد میں کسی قسم کی شرکت نہیں بلکہ میں مناسب سمجھتا ہوں کہ جن لوگوں کو اکسایا
گیا اور تحریک کی گئی ہے انہیں خود

اس راز کو افشا کر دینا چاہئیے

تاکہ گورنمنٹ کو صحیح نتائج پر پہنچنے کیلئے کافی مدد ملے - اور دوسرے اہل ملک ناحق آرٹے
کے ساتھ گھن کی مثال کے موافق نہ پس جاویں - یہ سچ ہے کہ جو لوگ ایسی اُٹھائیں گورنمنٹ
کو دینگے وہ ان شورہ پشت انقلاب پسندوں کے نزدیک

غدار قوم اور قومی غدار

کا خطاب پائینگے مگر وہ اس کی ذرا پروا نہ کریں - ملک اور اہل ملک کیساتھ اپنی خیرخواہی
کا ثبوت دیں - کوئی ان شورہ پشتوں سے پوچھے کہ تمنے جو حرکات راولپنڈی میں کی ہیں کیا وہ

کسی مہذب انسان کا کام ہو سکتا ہے

گرجے کو جلا دینا حکام قوم کے ممبروں پر اینٹیں اور پتھر پھینکنا اور عورتوں کی توہین
کرنا کس مذہب اور اخلاق کی کتابوں میں مروج ہے - کیا اپنے ابنائے ملک کو خطرہ میں
ڈالنا یہ انسانیت ہے؟ یا اس جہالت اور وحشیپن پر اس پر چاہتے ہو کہ

تمہیں ملکی حکومت دی جاوے

تمنے اپنے نفس اور ذات کیلئے کیا کیا؟ جو ہم امید رکھیں کہ اہل ملک کو فایدہ پہنچاؤ گے سو
باخویشتن چہ کردی کہ باما کنی نظیری - حقا کہ واجب آمد زتو احتراز کردن
میں یہانتک لکھ چکا تھا کہ لاہور کے اخبار پنجاب سماچار کا ایک نمبر میرے نظر سے گزرا جسمیں
قابل ایڈیٹر نے لاہور کے جوش و خروش پر ایک آرٹیکل لکھا ہے جسمیں اپنے آریہ سماج کی زبردست
کلچرڈ پارٹی کے متعلق وہی رائے ظاہر کی ہے جو میں نے لکھی ہے اسلئے میں اس نوٹ کو بجنسہ اس مضمون
کے آخر میں درج کر دیتا ہوں یہاں ایک امر میں گورنمنٹ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں اور وہ
یہ ہے کہ گورنمنٹ پنجاب جسقدر گہری تحقیقات کریگی اسے معلوم ہو جائیگا کہ موجودہ شورش
اور بے چینی کا صرف

آریہ سماج بانی ہے

اور یہی لوگ اس آگ کو بھڑکانے والے اور اسپر تیل ڈالنے والے ہیں اسلئے آئندہ کیلئے انکی نقل و حرکت کی پوری
نگہداشت کیجاوے - اور لحاظ رکھا جاوے ایسی نگرانی گورنمنٹ اور ملک کیلئے بہت ہی مفید نتائج پیدا کرنے
والی ہوگی میں اسپر صراحت سے کچھ لکھونگا - یہ اشارہ گورنمنٹ کے مدبر حکام کیلئے بسر دست کافی ہے سماچار کا نوٹ یہ ہے

لاہور میں جوش و خروش

ہم نے اخبار پنجاب سماچار ۷ ماہ حال میں اس جوش و خروش کی بابت لکھا تھا اور نیز
یہ بھی جتلایا گیا تھا کہ اب امن ہو گیا ہے اور اب لاہور میں کوئی اندیشہ فساد نہیں رہا - اور نیز
آئندہ ایسا ہونے کی امید ہے - اسکے بعد ۸ ماہ حال کو بحکم صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لاہور میں
منادی کرائی گئی کہ کوئی شخص بجازت انکے دفتر میں جلسہ نہ کرنے پائے ورنہ قابل مواخذہ
ہوگا - اور ۹ ماہ حال کی صبح کو پھر دوبارہ شہر میں بذریعہ ڈھول منادی کیگئی کہ کوئی شخص
خواہ ہندو ہو یا مسلمان گورنمنٹ کے خلاف جلسہ نہ کرے ورنہ گرفتار کیا جاویگا -
بعد ازاں دوپہر کو ایک قلمی اشتہار جس کی نقل ذیل میں درج کی جاتی ہے پبلک
کی آگاہی کے لئے بحکم صاحب ڈپٹی کمشنر دروازہ شاہ عالمی پر چسپاں کیا گیا -
اس اشتہار کو پڑھنے کے لئے میلہ لگا ہوا تھا وہ اشتہار یہ ہے :-

بحکم آر - اے منٹ صاحب بہادر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور

سرخ سیاہی سے ترجمہ کیا گیا -

چونکہ صاحب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل نے بمنشاء ریگولیشن نمبر ۳ سال ۱۸۱۸ء
لالہ لاجپت رائے کی گرفتاری اور اُس کو حدود برٹش انڈیا سے باہر بھیجے جانے کا حکم
نافذ فرمایا ہے - چونکہ ہم کو یہ معلوم کرایا گیا ہے کہ ایک عام جلسہ اس حکم صاحب گورنر جنرل
بہادر ہند باجلاس کونسل پر غور اور نکتہ چینی کی غرض سے منعقد کیا جاویگا - اور ایسے
جلسہ سے احتمال نقص امن ہے - اسلئے ہم حکم دیتے ہیں کہ کوئی ایسا جلسہ آئندہ بہ یوم کے
اندر نہ کیا جاوے - اور ہم نہایت زور کیساتھ عوام الناس کو متنبہ کرتے ہیں کہ ہرگز ایسے
جلسے میں شامل نہ ہوں - ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے آج بتاریخ ۹ مئی ۱۹۰۷ء
کو جاری ہوا - مہر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور

اسکے بعد گرفتاری :- ۹ مئی دن بجے بعد دوپہر مسٹر صاحب گنگارام انسپکٹر پولیس انارکلی
و چودھری رحمت اللہ خان صاحب انسپکٹر پولیس لاہور مع پانچ کنسٹیبلوں کے لالہ
لاجپت رائے وکیل کی کوٹھی پر گئے اور انکو وارنٹ دکھلا کر اور گاڑی پر سوار کر کے کچہری
پولیس میں لے گئے جہاں مسٹر ریکھ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس معہ مسٹر ٹامکس صاحب اسسٹنٹ
ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس ملزم کے استقبال میں تھے - ملزم کو ہمراہ لیکر صاحب ڈپٹی کمشنر
بہادر کی عدالت میں پیش کیا - اسوقت عدالت میں صاحب کمشنر بہادر لاہور بھی تشریف لائے
تھے صاحب کمشنر بہادر نے لالہ لاجپت رائے کو مخاطب ہو کر کہا کہ گورنمنٹ آف انڈیا کے
حکم سے تمکو گرفتار کیا جاتا ہے اور نیز فرمایا کہ اس وارنٹ کے ذریعہ تمہیں جلاوطن کیا جاتا ہے لالہ
لاجپت رائے کو اپنے ورثاء کے نام چٹھی لکھنے کی درخواست کی جسکی اجازت دیگئی - پھر
مسٹر ریکھ صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس معہ دیگر چند افسران کے لالہ لاجپت رائے کو موٹر کار
گاڑی پر سوار کر کے لے گئے - انارکلی اور شہر میں جنگی رسالہ معہ افسران کے گشت کر رہا تھا اسوقت
ایک عجیب قسم کا نظارہ نظر آ رہا تھا -

اسوقت اگر ہم اس امر کو ظاہر کریں تو بے موزوں نہیں بلکہ موزوں ہوگا یعنی سر چارلس
ریواز کی گورنمنٹ نے اس شورش کے برپا ہونے کی نسبت نوٹس لینے میں پہلو تہی کی - باوجودیکہ
ہم نے ۱۹۰۶ء اور ۱۹۰۷ء کے متعدد پرچوں میں بعنوان "کلچرڈ اصحاب کی نئی کارروائیاں"
لکھتے رہے اگر اس وقت سر چارلس ریواز کی گورنمنٹ ہمارے مضامین مندرجہ کی طرف
توجہ فرماتی تو یہ دلخراش واقعہ سر ابٹسن صاحب بہادر کی گورنمنٹ کے روبرو کبھی
نمودار نہ ہوتا - افسوس کہ لالہ لاجپت رائے کی ملکی حب کے بجائے فایدہ کے ملک
کو سخت نقصان پہنچایا - اب ہم آپکے چیلے چانٹوں کو دوستانہ نصیحت
کرتے ہیں کہ وہ اپنے لیکچروں میں ایسے نازیبا اور درشت الفاظ گورنمنٹ
کی نسبت استعمال کرنے سے باز رہیں تاکہ چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی
کے مصداق ہو کر مثل لالہ لاجپت رائے کے آپ تاں برُوں بمہماں محبتاں بھی نالیے
اور نیز اپنے ناظرین کی توجہ سعدی شیرازی کے مقول کے شعر کیطرف دلاتے ہیں جو راج نیتی
کا اعلےٰ اصول ہے - جسپر رعایا کا عمل کرنا اس کے لئے آبحیات سے کم مفید نہیں سو
خلاف رائے سلطان رائے جستن - بخون خویش باید دست شستن

* ہمیں لالہ لاجپت رائے کی گرفتاری پر جو رائے لالہ شرمپت رائے نے ظاہر کی ہے وہ میں آئندہ ظاہر کرونگا - اس خیال سے کہ گورنمنٹ اور مقامی حکام کو لوگوں کے خیالات کے معلوم کرنیکا موقع مل سکے -
امید ہیں اس کو ملکی اور قومی خدمت سمجھتا ہوں -

جبکہ یہ بات چھپ رہی ہو

ایک واقعہ ایک وقت یا دوبارہ یا سہ بارہ ہو اور ممکن ہے کہ اس کی آپکو خبر نہ ہو لیکن جبکہ وہی بات متواتر ہو اور اطبا اور آپکے ہمسایہ ذکر کریں تب تو آپ درگذر نہیں کرسکتے۔ یہ بھی خوش نصیبی ہے کہ ہمارے ہی شہر کے ایک مشہور طبیب سے ایسی حوصلہ بڑھانے والی خبر ہم سنیں جیسی کہ ذیل میں درج ہے۔ ڈاکٹر ای۔ ڈی۔ بلیمور یا ایل۔ ایم۔ اینڈ ایس جنکا دواخانہ نمبر ۱۲۱ دھوبی تالاب میں واقع ہے فرماتے ہیں کہ ڈوون کی درد پشت اور گردہ کی گولیوں (ڈوونس بیک ایک کڈنی پلس) کے بارے میں میں آپکو سچی رائے ظاہر کرتا ہوں میں نے انکا استعمال اپنے مریضوں میں کیا اور بہت مفید پایا۔ میں ایسے مریضوں کو بتلا سکتا ہوں کہ جو سخت پتھری کے مرض میں مبتلا تھے اور جنکو ان گولیوں کے استعمال سے شفا ہوئی اور ابتک اس مرض کی کسی قسم کی علامت اُن میں نظر نہیں آتی۔ اگر گردے خراب یا کمزور ہوگئے ہیں تو کامل صحت غیر ممکن ہے کیونکہ گردے ان سیال زہروں کو جسم میں سے نکالتے ہیں کہ جو قلب کی بیقاعدہ حرکت۔ کمزوری۔ چکر آنا۔ قوت حافظہ اور جیوانی کا زائل ہونا درد پشت اور پیشاب کی بیماریاں پیدا کرتے ہیں اور اگر علاج نہ کیا گیا تو آخر میں ذیابیطس (میٹھا پیشاب) یا گردوں کا انحطاط لاحق ہوتا ہے۔ ڈوون کی درد پشت اور گردہ کی گولیاں گردوں اور پیشاب کی بیماریوں کیلئے مجرب دوا ہیں اور جہانتک ...

ایک لاکھ پڑیہ تقسیم ہو چکی

اگر ہمارے سرمہ کی ہر شیشی کی ہر پڑیہ پر آفتاب کا ٹریڈ مارک نہو تو جعلی سمجھنا چاہیے

(ہر درخواست کیوقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں)

(سرمہ نوری)

بیشل آنتا۔ ادہر لگاؤ اور آنکھیں صاف ہوگئیں کسی قسم کی سیاہی وغیرہ کا اثر آنکھوں میں رہنا یہ وہ سرمہ ہے جس نے نزول آب... تک میں فایدہ دکھایا ہے اور باقی امراض جالا۔ پھولا۔ دھند غبار۔ سبل۔ پانی۔ پڑبال۔ خارش۔ موتیابند۔ ابتدائی سرخی۔ ناخنہ وغیرہ چند ہی دنوں کے بر استعمال سے کھویا جاتا ہے سیکڑوں سارٹیفکٹ معزز دل ڈاکٹروں و حکیموں و رئیسوں و عہدہ داروں کے موجود ہیں ایک تولہ سال بھر کیلئے کافی ہے۔ ایجنٹوں کی ضرورت ہر ایک میں ہے قواعد ایجنسی درخواست آنے پر روانہ ہوں گے دریافت طلب امور کیلئے جوابی کارڈ آنا چاہیے۔

سرمہ نور خاکی فی تولہ عہ۔ سرمہ سیاہ بصری فی تولہ ۸ س

سوتی لنگی شروع پختہ رنگ کم خرچ بالانشین خوش وضع ایسے کہ ریشمی معلوم ہوں مستورات کے واسطے عمدہ تحفہ۔ جاڑوں میں... توشک لحاف کے واسطے... پایدار و خوبصورت کپڑا ہے فی تھان طول ۲۴ گز ۱ گرہ عرض ۱ گرہ قیمت صرف ... زنانیشانات وی پی منگانے میں جانبین کا محصول روزانہ ذمہ دار خریدار جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام مینجر کارخانہ سرمہ نور کاکوری ضلع لکھنؤ ہونی چاہیے۔

المشتہر

محمد اعجاز علی مالک کارخانہ سرمہ نور کاکوری

احتیاط سے علاج بہتر ہے

ایک قوی الجثہ شخص کو طاعون چیچک ہیضہ یا امراض جگر سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ بیماری ہمیشہ کمزوروں یا اُن لوگوں پر حملہ کرتی ہے جو کہ ضعف سے اس کا مقابلہ نہیں کرسکتے ہیں۔

اسکاٹس املشن

تمہارے جسموں کے کمزور مقامات کو قوی اور مضبوط بنا کر انسداد امراض کرتا ہے۔ ... چھوا نہیں جاتا۔ فروخت کے لئے سب دوا فروشوں کے ہاں موجود ہے۔

اسکاٹ اینڈ براؤن لمیٹڈ مینوفیکچرنگ کیمسٹس لنڈن

آجکل دنیا پر تباہی کیوں ہے

ظاہر ہے کہ جیسی تباہی آجکل دنیا پر آرہی ہے اسکی نظیر زمان مرسلین سابقین علیہم الصلوٰۃ والسلام میں ہی ملتی ہے۔ کہیں زلازل ہیں تو کہیں قحط اولے و طوفان۔ وہ طاعون جو یہودیوں پر نازل ہوئی تھی اس زمانہ میں بھی نازل ہو گئی جس نے ہندوستان و پنجاب میں قیامت برپا کر رکھی ہے۔ پس جو صاحب اس کا باعث معلوم کرنا چاہیں وہ قرآن مجید کی آیت "وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا" میں غور و خوض کریں۔ اور ان آفات سے بچنے کے لئے توبہ و استغفار کو اپنا حرز بنائیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مجدد صدی چہاردہم کا الہام اسم اعظم یا رب کل شیء خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی بکثرت پڑھیں اور بلحاظ اسباب ظاہری **تریاق طاعون معروف روغن نوری** کے چند قطرات روزانہ کھاتے رہیں جس سے طاعونی جراثیم بدن کے اندر داخل ہوتے ہی ہلاک ہو جاتے ہیں۔ بفضلہ تعالےٰ ہم نے اس کی یہ عجیب و غریب تاثیر تجربہ کی ہے کہ طاعونی ایام میں بفور چڑھنے بخار کے اگر اسکے چند قطرات کانوں میں ٹپکائے جائیں اور گھی میں ملا کر بدن پر مالش کیجائے **تو فوراً سر درد و بخار کافور اور سرسام گلٹی کا خطرہ دور اور طبیعت بحال صحت و سرور حاصل ہوگا**۔ جن بچوں کو دوا کھانی شاق گذرتی ہے اگر انکے بدن پر گھی میں ملا کر مالش کریں تو بہت جلد **طاعونی بخار** بلکہ ہر قسم کے بخار سے آرام ہوتا ہی **بارہا کا مجرب ہے** علاوہ ازیں اور بھی بہت امراض کیلئے اکسیر ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ [illegible]

تیل دافع مکھی و مچھر ڈاکٹروں کی تحقیقات سے یہ امر ثابت ہو چکا ہے کہ طاعون زدہ چوہوں اور مردوں پر جب مکھی یا مچھر بیٹھ کر جس تندرست انسان کو کاٹے وہ مبتلائے طاعون ہو جاتا ہے ہم نے یہ تیل اس غرض سے تیار کیا ہے کہ بدن کے کھلے حصوں پر جہاں مکھی و مچھر کاٹنے کا احتمال ہو لگا دیں سے کاٹنا تو کجا پاس بھی نہ پھٹکینگے ہر شخص کے پاس ہونا ضروری ہے قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ یہ دونوں روغن **حکیم نور محمد پروپرائٹر نوری شفاخانہ موکل ضلع لاہور سے بذریعہ وی پی طلب کرو۔**

نوٹ۔ جو اخبار یہ اشتہار اجرا درج اخبار کرنا چاہے وہ ایک پرچہ نمونہ نوری شفاخانہ موکل بھیجدے

سچائی کا جھنڈا

اشتہار فروشی کی گرم بازاری مضمونوں کی تیز و طراری مریضوں کی آہ و زاری آجکل عجیب سماں دکھا رہی ہے لیکن ہمارا کام باتوں ہی نہیں ہے ہم ہر دوا کا نمونہ مفت دیتے ہیں اول آزماؤ پھر منگاؤ بھلا ہمیں کچھ بھی دھوکا ہے۔ قوائے تناسل کے متعلق ان دنوں مختلف قسم کی بدکاریوں کی وجہ سے عام طور پر ضعف کی شکایت ہے ہم نے امراض مخصوصہ کے علاج کیلئے یہ لاجواب معجون طیار کی ہے جسکے چند روز استعمال سے امراض متعلقہ قوائے تناسلیات واللہ تعالیٰ فوراً دفع ہونگے اور ہر قسم کی باہیہ شکایت کیلئے مفید ہے ہمارا کام یہ نہیں کہ ہم لکھ ماریں کہ جواہرات سے طیار ہوئی ہے اول نمونہ مفت منگائیے پھر بعد ملاحظہ خریداری فرمائیں۔ قیمت فی بکس ایک روپیہ۔

طلاء طلسمی پیرانہ سالی کے اثر اور جوانی کی بے اعتدالیاں اور غلط کاریوں سے جو مرض لاحق ہوتے ہیں اور مریض کو بعض اوقات خودکشی تک پہنچا دیتے ہیں وہ ہمارے اس طلاء طلسمی سے فائدہ اٹھائیں اور معجون طلسمی کھائیں انشاء اللہ تعالیٰ وہ اس کو مفید پائینگے منگائیے سب سے پہلے نمونہ منگوا کر آزماؤ۔ قیمت چھ ماشہ دو روپیہ۔

سرمہ سلیمانی۔ آنکھوں کی کل بیماریوں کو دفع کرنے والا اور بصارت بڑھانیوالا قیمت ایک تولہ [illegible]

منجن دندان۔ دانتوں کی کل بیماریوں کو دفع کر کے دانت مثل گوہر آبدار بناتا ہے قیمت فی بکس [illegible]

المشتہر حکیم سرفراز حسین مالک کارخانہ احمدیہ بلب گڑھ ضلع دہلی

فہرست کتب موجودہ دفتر الحکم

ازالہ اوہام۔ حصہ دوم۔ یہ بینظیر کتاب سلطان القلم مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبردست قلم کا نتیجہ ہے جس میں اپنے دعوے کے متعلق نہایت شرح و بسط سے کام لیا ہے اور مخالفوں کے اعتراضوں کو ریزہ ریزہ توڑا ہے قیمت ۱۲؎۔ ست بچن ۱۰؎۔ آریہ دھرم۔ آریہ مذہب کی حقیقت کو حضرت حجۃ اللہ نے طشت از بام کر دیا ہے خصوصیت کے ساتھ جواب دیا ہے جو وہ اسلام پر کرتے ہیں قیمت ۴؎۔ نماز پر تقریر اور مسئلہ وحدت وجود پر خطبہ حضرت مسیح موعود نے نماز کے اسرار پر لطیف تقریر فرمائی ہے اور وحدت وجود کے اعتقادات کا لاجواب رد کیا ہے۔ یہ رسالہ بہت ہی مقبول ہوا ہے ۲؎۔ سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب عیسائی مذہب کی تردید اور اسلام کی حقیقت پر حضرت خلیفۃ اللہ کا لطیف رسالہ دوسری مرتبہ چھپا ہے قیمت ۲؎۔ فیصلہ آسمانی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قلم سے مضمون نام سے ظاہر ہے۔ قیمت ۲؎۔ نور القرآن۔ حصہ دوم عیسائیوں کا عجیب رد قیمت ۴؎۔ ایڈیٹر الحکم کی تالیفات۔ تفسیر القرآن پارہ اول۔ یہ تفسیر قوم اور بزرگان قوم نے غیر معمولی طور پر پسند فرمائی ہے صدہا خطوط پسندیدگی بھیجے گئے ہیں۔ یہاں تک کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے باہر بھی اس کو قبولیت ہوگئی ہے۔ قیمت فی پارہ ۸؎۔ سلک مروارید۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں اپنی طرز کا پہلا رسالہ جو مستورات کی اصلاح اور ان میں سلسلہ عالیہ کی تعلیم ناول کے طور پر لکھا ہے قیمت ۴؎

المشتہر منیجر اخبار الحکم قادیان ضلع گورداسپور

سامان ورزش کی رعایتی فہرست

کرکٹ بیٹ۔ سیدھے ریشے دار کشمیر کی لکڑی کے ہینڈل کاک کین اور دو ربڑ کے نہایت پائیدار ہیں قیمت [illegible]۔ کرکٹ بیٹ سیدھے ریشے دار کشمیر کی لکڑی کے ۲ کین ہینڈل مع دو ربڑ کے میچ کیلئے نہایت عمدہ ہے۔ کرکٹ بیٹ لکڑی درجہ سوم کی ہوگی۔ ہینڈل میں ایک ربڑ اور کین ہوگا۔ کرکٹ بیٹ آل کین۔ لکڑی عمدہ مضبوط اور پائیدار پریکٹس کے لئے [illegible]۔ کرکٹ بیٹ معمولی پریکٹس کے لئے [illegible]

بچوں کے کرکٹ سٹ۔ ۱۲ سے ۱۴ برس کے بچوں کیلئے دو سٹ ایک سٹ کرکٹ ایک بال لکڑی کا مکمل فی سٹ
۱۰ سے ۱۱ دو سٹ ایک سٹ وکٹس ایک بال ،،

فٹ بال عمدہ کاؤنٹر پائیدار اور مضبوط بلیڈ نہایت پائیدار

بچوں کے لئے فٹ بال [illegible]

کرکٹ بال گسٹ سون نہایت عمدہ اور مضبوط چمڑے کے
،، دھاگے کے میچ
،، پریکٹس

کرکٹ ولس فی [illegible]

المشتہر

نظام الدین مستری احمدی شہر سیالکوٹ

قادیان میں جلسہ

۱۲ر مئی ۱۹۰۷ء کو ۵ بجے قادیان میں ایک ضروری جلسہ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایما اور ارشاد سے صدر انجمن احمدیہ کیطرف سے منعقد ہوا۔ اس جلسہ کی غرض و غایت یہ تھی کہ موجودہ شورش اور بے چینی میں ہم کو دوسرے لوگوں کو کیا طریق اختیار کرنا چاہیئے۔ اس جلسہ کے لئے پہلے سے ایڈیٹر الحکم اور مولوی محمد علی صاحب ایم۔اے سکرٹری انجمن احمدیہ قادیان کیطرف سے کمندرجہ ذیل اشتہار کیا گیا تھا۔ اور جلسہ سے پہلے منادی بھی کرا دی گئی تھی۔ جلسہ میں آریوں کے سوا ہر مذہب و ملت کے لوگ موجود تھے مگر آریہ شامل نہیں ہوئے اسکی وجہ یہ ہے کہ ان میں گورنمنٹ کے خلاف ایک جوش اور نفرت پیدا ہوئی ہوئی ہے اور انہوں نے بدقسمتی سے یہ سمجھ لیا ہے کہ ہماری بھلائی اور بہتری اسی میں ہے کہ ہم گورنمنٹ کی مخالفت کریں۔ یہ احمق اتنا نہیں سمجھتے کہ گورنمنٹ نے انپر اسقدر احسان کئے ہیں جنکو وہ شمار نہیں کر سکتے۔ اور اس قسم کے بیہودہ خیالات کو پھیلا کر وہ کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے میں قادیان کے آریوں کو نہایت نیک نیتی اور خیراندیشی سے مشورہ دیتا ہوں کہ وہ ان خیالات خام کو سر سے نکال دیں وہ یقیناً یاد رکھیں کہ جو آزادی اور امن انہیں تاج برطانیہ کے ماتحت ہے کسی دوسری جگہ اور دوسری گورنمنٹ کے ماتحت نہیں مل سکتی۔ اور گورنمنٹ برطانیہ کی طاقت اور استحکام ایسا نہیں جو ان گیدڑوں اور گھیوں سے اس میں کسی قسم کی کمزوری پیدا ہو۔ بغاوت کے خیالات چھوڑ دو اور سوراجیہ کے خوابوں کو دیکھنا بند کر دیں۔ میرا خیال تھا کہ شبھ چنتک کے ایڈیٹر اور منیجر کی موت انکی شوخیوں اور بیباکیوں میں کمی کرے گی مگر ابھی وہ دلیری اور شوخی موجود ہے ان لوگوں نے کوئی عبرت اور سبق انکی موت سے حاصل نہیں کیا۔ اور چونکہ انہوں نے اپنا فرض سمجھا ہوا ہے کہ احمدی جماعت کی ضرور مخالفت کیجاوے خواہ وہ ایک نیک اور مبارک کام ہی کیوں نہ کریں اسلئے وہ گورنمنٹ کی خیرخواہی کے جلسہ میں جسکے متعلق ان کے خیالات پہلے ہی سے قابل اصلاح ہیں کیونکر شامل ہو سکتے ہیں لالہ شرمپت رائے سے جب کبھی ایسے امور پر گفتگو آئی ہے تو انہوں نے بلا تکلیف اور ناک بھوں چڑھا کر نہایت حقارت سے کہا ہے کہ تم لوگ گورنمنٹ کے خوشامدی ہو اور گورنمنٹ کے بدخواہ۔ لالہ شرمپت رائے کے نزدیک گورنمنٹ کی حمایت اور خیرخواہی کی تعلیم دینا اور اس کے جائز احسانات اور برکات کا اظہار اور انکی شکرگذاری اگر خوشامد ہے تو ہم اس خوشامد کے بیشک عادی ہیں اور دوسروں کو بنانا چاہتے ہیں اور شاہِ وقت کی اطاعت اور وفاداری کے خلاف منہ کھولنا اور زبان درازی کرنا اور ملک میں کشت و خون کرانا ہی اگر خیرخواہی ہے تو ایسی خیرخواہی پر ہم لعنت بھیجتے ہیں۔ بہرحال جلسہ کے لئے ذیل کا اشتہار دیا گیا۔

ایک نہایت ضروری جلسہ

آج مورخہ ۱۲ر مئی ۱۹۰۷ء بروز اتوار شام کے پانچ بجے بعد نماز عصر حضرت اقدس جناب مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود رئیس اعظم قادیان کی ہدایت اور ارشاد کے ماتحت ایک عام جلسہ کیا جاویگا جسمیں پنجاب کی موجودہ بے چینی کے متعلق اہل ملک کو نہایت مفید مشورہ دیا جائیگا اور گورنمنٹ انگلشیہ کے عہد کے برکات اور احسانات پر تقریریں ہونگی۔ ہر شخص جو اپنے ملک اور قوم کے ساتھ کچھ بھی ہمدردی رکھتا ہے اور اپنی ذاتی بھلائی کا خواہشمند ہے اس کا فرض ہے کہ اس جلسہ میں شریک ہو۔ جلسہ مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کے صحن میں ہوگا۔

المشتہر

محمد علی ایم۔اے سکرٹری انجمن احمدیہ قادیان | یعقوب علی ایڈیٹر الحکم سکرٹری انجمن احمدیہ

ٹھیک پانچ بجے جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی سب سے اول ایڈیٹر الحکم نے بحیثیت مشتہر جلسہ کھڑے ہو کر بیان کیا کہ

صاحبان! آج کا جلسہ جس غرض کے لئے منعقد کیا جاتا ہے وہ اشتہار کے ذریعہ سے آپ کو معلوم ہو چکا ہے اس جلسہ کو باقاعدہ بنانے کے لئے میں ضروری سمجھتا ہوں کہ اس کے لئے ایک میر مجلس تجویز کیا جاوے اور میں آج کے جلسہ کی خصوصیت کے لحاظ سے تجویز کرتا ہوں کہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کو اس جلسہ کا میر مجلس بنایا جاوے صاحبزادہ صاحب اس جلسہ کے لئے کیوں موزون میر مجلس ہیں؟ یہ ظاہر امر ہے کہ آپ کے خاندان کو گورنمنٹ عالیہ برطانیہ سے ہمیشہ وفاداری کے مخلصانہ تعلقات رہے ہیں۔ چنانچہ آپ کے دادا صاحب جناب مرزا غلام مرتضیٰ خانصاحب مرحوم نے ۱۸۵۷ء کے طوفانِ بے تمیزی میں پچاس گھوڑے اور سوار بھیجکر گورنمنٹ کو مدد دی تھی اور اپنی وفاداری کا عملی ثبوت دیا تھا۔ اور اس کے بعد ہمیشہ گورنمنٹ انگریزی اس خاندان کو اپنا سچا خیرخواہ اور وفادار دوست یقین کرتی رہی ہے۔ آپ کے محترم اور مقدس والد بزرگوار جو ہمارے امام اور پیشوا ہیں انہوں نے گورنمنٹ برطانیہ کی اطاعت اور وفاداری کے لئے جو کام کیا ہے اسکی تو نظیر ہی نہیں ملتی برابر ۲۵ سال سے آپ مسلمانوں کو یہ تعلیم دے رہے ہیں۔ اور آج کا جلسہ بھی آپ ہی کی ہدایت اور ارشاد کا نتیجہ ہے ایسی حالت اور صورت میں میں صاحبزادہ صاحب کا انتخاب آج کے جلسہ کی صدارت کے لئے بہترین انتخاب سمجھتا ہوں اور سکرٹری کے لئے میں حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم۔اے کا نام پیش کرتا ہوں۔

مولویصاحب ممدوح کیا بلحاظ اپنی قابلیت اور علم و فضل کے اور کیا اس حیثیت سے کہ وہ صدر انجمن احمدیہ کے سکرٹری ہیں ایسے جلسے کے لئے جو قوم احمدی کا نیابتی جلسہ ہو موزون سکرٹری ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ یہ ہر دو تجاویز منظور کیجاویں گی۔

چنانچہ اکمل آف گولیکی کی تائید اور مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر کی تائید مزید کے بعد بالاتفاق صاحبزادہ صاحب میر مجلس اور حضرت مولوی محمد علی صاحب سکرٹری منتخب ہوئے۔

سکرٹری صاحب نے کھڑے ہو کر مختصر الفاظ میں بیان فرمایا۔

اس جلسہ کی اصل غرض یہ ہے کہ اس وقت جو شورشیں گورنمنٹ کے خلاف ہو رہی ہیں اور باغیانہ خیالات ظاہر ہو رہے ہیں صدر انجمن احمدیہ ایسے خیالات سے اپنی بیزاری ظاہر کرے اور دوسرے لوگوں کو ہدایت کرے کہ انکا فرض بحیثیت وفادار رعایا اور شریف انسان کے یہ ہے کہ وہ اپنی محسن گورنمنٹ کی اطاعت اور وفاداری کا نیک نمونہ دکھائیں اور ایسی راہوں سے جو بغاوت اور فساد کی راہیں ہیں انسے پرہیز کریں ہم احمدی تو نہ ایسے شورشی جلسوں میں شامل ہوتے ہیں اور نہ انشاء اللہ العزیز ہونگے اور نہ ہونا چاہتے ہیں کیونکہ ۲۵ سال سے برابر ہم کو یہی تعلیم مل رہی ہے اور فی الحقیقت گورنمنٹ نے جو احسان ہم پر کئے ہیں اور برٹش حکومت کے ماتحت جو امن اور آرام ہم نے پایا ہے اس کا صلہ یہی ہونا چاہیئے کہ ہم سچے وفادار اور مطیع بنکر رہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہی ہمیشہ سکھایا ہے اس کے متعلق اشتہار شائع کر دیا ہے۔ بہرحال جیسا کہ آپ کو اشتہار سے معلوم ہو چکا ہے اس

غرض کے لئے یہ جلسہ کیا جاتا ہے تاکہ انجمن کیطرف سے با فائدہ ریزولیوشن پاس کر کے گورنمنٹ میں بھیجا جاوے اور لوگوں کو ان کے فرض سے آگاہ کیا جاوے ÷ اب میاں صاحب کچھ بیان کریں گے اور میرا کام اب صرف لکھنا ہے اسلئے میں بیٹھ جاتا ہوں۔

تقریر صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب میر مجلس جلسہ

اس جلسہ کے منعقد ہونے کی غرض مولوی محمد علی صاحب بیان کر چکے ہیں اور اشتہار میں بھی آپ پڑھ چکے ہیں۔ میں اس غرض کی تائید اور تشریح کے لئے چند باتیں بیان کرنے کے لئے کھڑا ہوا ہوں۔

تھوڑے دنوں سے پنجاب اور ہند میں ایک قسم کی شورش پیدا ہو رہی ہے اور وہ لوگ جنکو ملک اور قوم کے ساتھ حقیقت میں کوئی ہمدردی نہیں ہمدردی کے رنگ میں خیالات بد پھیلا رہے ہیں اور اسطرح نہ صرف یہی نہیں کر وہ گورنمنٹ کو تشویش میں ڈالتے ہیں بلکہ اہل ملک کو بھی خطرہ میں ڈال رہے ہیں۔

اس موجودہ شورش کی ابتدا بنگالیوں سے ہوئی اور پھر یہ تحریک بد آناً فاناً بجلی کیطرح پنجاب میں پھیل گئی ہے اور اب بعض بڑے بڑے شہروں میں خطرناک رنگ اختیار کرنے کو تھی کہ گورنمنٹ انگریزی نے (جو اپنی طاقت و شوکت اور اپنی تدبیر سلطنت کے لئے ایک مشہور گورنمنٹ ہے) نہایت قابلیت کے ساتھ قرین انصاف پہلوؤں کی بنا پر اس کے تدارک اور انسداد کی طرف توجہ فرمائی ہے جس سے یقین ہو گیا ہے کہ یہ متعدی مرض رک جائیگا اور خدا کرے کہ یہ فوراً رک جاوے تاکہ اہل ملک کو آنیوالے خطرہ کا سامنا نہ ہو۔ اس فساد کی ابتدا چند ایک واقعات سے پتہ لگتا ہے اور معلوم ہو سکتا ہے ہندوؤں سے ہوئی ہے اور ان کے گھروں میں ہی اس نے پرورش پائی۔ ان کے اثر سے متاثر ہو کر بعض کم فہم مسلمانوں نے بھی انکی ہاں میں ہاں ملائی مگر عام طور پر مسلمانوں نے اس کو اپنے لئے خطرناک اور مضر یقین کیا اور وہ اس سے الگ رہے اگر بعض غیر ذمہ دار اور ضمیر فروش اشخاص ساتھ ہوئے تو وہ کسی گنتی میں نہیں۔

راولپنڈی لاہور امرتسر میں یہ فساد بہت بری طرح پھیلا تھا۔ جو بہت جلد دبا دیا گیا۔ راولپنڈی میں ان شورہ پشت لوگوں نے انگریزوں پر حملے کئے اور لیڈیوں کی توہین کی گرجا گھر کو آگ لگا کر اسباب جلا دیا۔ گورنمنٹ سکول کو آگ لگائی۔ اس قسم کی حماقت کی کارروائیاں کر کے انہوں نے ظاہر کر دیا کہ وہ ملک اور سلطنت کے بدخواہ اور دشمن ہیں۔

اس قسم کی شرارتوں اور خیانتوں سے مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ بچتے رہیں اگر وہ خدا پر اور قرآن شریف اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پر ایمان رکھتے ہیں تو ان کا مذہبی فرض ہے کہ وہ

بغاوت اور فساد کے طریقوں سے بچتے رہیں

کوئی شریف اور عقلمند انسان ایک لحظہ کے لئے بھی یہ گوارا نہیں کر سکتا کہ وہ اپنی محسن امن پسند علم دوست اور عادل گورنمنٹ کے خلاف اپنے دل اور دماغ میں باغیانہ خیالات رکھے عقل اور بغاوت ایک سر میں جمع نہیں ہو سکتے۔

ہم مسلمانوں ہی کو نہیں گورنمنٹ انگلشیہ کے ہر فرد رعایا کو یہی مشورہ اور صلاح دیتے ہیں کہ وہ ایسی شورہ پشتی اور شرارت کے خیالات کو اپنے دل سے نکال دے اور جو لوگ ایسی تحریکیں کرتے یا گورنمنٹ سے کسی رنگ میں بدظن کرتے ہیں انہیں اپنا بدخواہ اور دشمن یقین کریں۔ لیکن ہندوؤں کے تو ہم ذمہ وار نہیں ہو سکتے ہمارا کام فقط سمجھا دینا ہے اسلئے مسلمانوں کو عموماً اور احمدیوں کو خصوصاً یہ ہدایت کیجاتی ہے یہ بھی

سچ ہے کہ ہم احمدی ایسے جلسوں اور تحریکوں سے ہمیشہ بیزار رہے ہیں کیونکہ ہمارے امام کی یہی تعلیم اور ہدایت ہے اور کبھی کوئی احمدی ایسی تحریکوں میں شامل نہیں ہوا اور نہ ہوگا۔

بہر حال ہر شریف اور عقلمند مسلمان کا فرض ہے کہ وہ الگ رہے۔

ان فسادات کے اسباب اور جو کچھ بھی ہوں مگر جس ہتھیار اور اوزار سے لوگوں کو بھڑکایا جاتا ہے وہ سودیشی کی تحریک ہے۔ میں نے سودیشی کے سوال پر بہت غور کیا ہے اور میں حیران ہوں کہ اس تحریک کو ملک کی ترقی اور فارغ البالی کا جزو کیوں قرار دیا گیا ہے اگر سودیشی کی یہی غرض ہے کہ صرف اپنے ملک کی چیزوں کو استعمال کرو اور دوسرے ملک کی بنی ہوئی چیزوں کو ردی میں پھینک دو۔ تو میں حیران ہوں کہ کام کسطرح چل سکے گا۔

کیونکہ یہ تحریک اور تجویز دنیا کی ترقی میں ایک رکاوٹ ہے ÷ اس سودیشی تحریک کا یہ اثر ہوگا کہ پہلے غیر ممالک کی اشیاء کا استعمال ترک کیا جاوے۔ پھر یہ ہوگا کہ پنجاب میں ہندوستان کے دوسرے حصوں کی اشیاء نہ آئیں پھر پنجاب کے ایک ضلع میں دوسرے ضلع کی چیزیں بند کی جاویں اور اسیطرح ایک گاؤں کی چیزیں دوسرے گاؤں میں نہ جائیں یہ طریق اگر خدانخواستہ اختیار کیا جاوے کیونکہ سودیشی کا اعلے مقام تو یہی ہونا چاہیے پھر ملک کی تجارت ہی خطرہ میں نہ پڑے گی بلکہ انسانی حوائج اور ضروریات کے لئے بھی دائرہ تنگ ہو جائیگا اور انسان مصیبت کے منہ میں دھکیلا جاوے گا ÷ بہت سی حاجتیں ایسی ہونگی جو اسکی زندگی کے لئے ضروری ہونگی مگر وہ ان سے محض اسلئے فائدہ نہ اٹھا سکیگا کہ وہ سودیشی نہ ہونگی۔ پس غور کرو کہ یہ تحریک جسکو سودیشی کیا جاتا ہے ملک کو تباہ کرنیوالی ہے یا اسکی بہبودی کا ذریعہ ہے۔ یقیناً یاد رکھو کہ سودیشی تحریک پر عمل کر کے اور اسکی حمایت کر کے انسان ہرگز ترقی نہیں کر سکتا۔ اور اسکے خیال میں اولوالعزمی اور بلند حوصلگی پیدا نہیں ہو سکتی پہلے غیر ملک کی اشیاء کے ساتھ نفرت پیدا ہوگی پھر اس کے باشندوں کے ساتھ انکے علم و ہنر اور صنایع سے بیزاری ظاہر کرے گا۔ اور یہی نتیجہ موجودہ تحریک کا بھی ہوا ہے تمام دنیوی ترقیاں اس امر پر منحصر ہیں کہ ہر قسم کی صنعتوں اور حرفتوں سے خواہ وہ کسی ملک اور کسی قوم کی ہوں انسے فائدہ اٹھایا جاوے ÷ یہ تو دنیوی اور عقلی پہلو کے لحاظ سے سودیشی کا ضرر ہے۔ دینی طور پر میں دیکھتا ہوں کہ سودیشی تحریک قرآن مجید کے خلاف ہے کیونکہ قرآن شریف سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بحر و بر انسان کے فائدہ کے لئے پیدا کئے ہیں پس اگر اس سے فائدہ نہ اٹھایا جاوے تو یہ آیت اسکو جھٹلاتی ہے کیونکہ خدا نے اسکو تو پیدا ہی اسلئے کیا ہے۔

اسی سودیشی کی تحریک ہی نے یہانتک اثر کیا کہ بغاوت پھیلائی جاتی ہے اور میں اسکو سخت افسوس کی نظر سے دیکھتا ہوں کل ہندوستان پر پھر مسلمانوں پھر احمدیوں پر خصوصاً گورنمنٹ برطانیہ کے وہ احسان ہیں کہ وہ ایک دم کے لئے ان کو بھول نہیں سکتے اور انہیں نہیں بھولنا چاہیے۔ اور کبھی اور کسی وقت بھی ایک لفظ زبان سے ایسا نہیں نکالنا چاہیے جو گورنمنٹ اور اس کے مقاصد کے خلاف ہو کیونکہ یہ حد درجہ کی نافرمانی۔ ناشکری اور کمینہ پن ہے وہ قوم اور وہ سلطنت جسنے ہم کو ہر طرح کا امن اور آرام دیا پھر ہر قسم کی آزادی عطا کی۔ مذہب کی اشاعت اور علوم کی اشاعت کے سامان بہم پہونچائے انصاف اور عدل کے لئے کافی موقع دیا۔ حفاظت جان و مال کا کافی انتظام کیا کیا اسکی ان مہربانیوں اور عطوفتوں کا یہی ثمرہ ہے کہ ہم اسکی مخالفت کریں اور اس کے خلاف جوش ظاہر کریں۔ جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ اس قابل ہیں کہ ملک سے نکال دیئے جاویں

دوسرے سے سب تک ان کے خلاف آواز اٹھائی جاوے اور انہیں انسانیت ہی کے دائرہ سے خارج کیا جاوے۔

دیکھنا چاہیے کہ انگریزوں کے آنے سے پہلے ملک کی کیا حالت تھی اور کس قسم کے حادثات پیدا ہوتے تھے۔ امن کی جو حالت اور صورت تھی اور انصاف اور عدل جس طریق سے ہوتا تھا اسکی تصریح ایک لفظ

سکھا شاہی

کر رہا ہے۔ اور اب بھی کسی اندھیر ظلم اور بے انصافی کی مثال دینی ہو تو اسکا نام سکھا شاہی رکھا جاتا ہے۔ جان و مال کا سخت خطرہ تھا امن کی کوئی صورت ہی نہ تھی۔ چند میل تک جانا محال تھا۔ حضرت اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ سکھ مسلمانوں کے کھانے پر شوربہ رکھکر اسکو پاک قرار دیا کرتے تھے۔ قطع نظر اس کے کہ یہ ان کے پاک کرنے کا طریق کیسا تھا اور کیسا نہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سکھ مسلمانوں کی روٹی بھی چھین لینا چاہتے تھے۔ ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا مشکل تھا۔ گھر سے نکلتے ہوئے تفکرات معلوم ہوتے تھے کہ آیا واپس آکر عزیز و اقارب سے مل سکونگا کہ نہیں۔ اور مذہبی آزادی کا یہ حال تھا کہ اذان تک دینا جرم تھا اور نماز پڑھنا تو گویا بغاوت تھی۔ میں کہاں تک ان مظالم اور مصائب کا ذکر کروں جو مسلمانوں پر ہو رہے تھے اور نہ صرف مسلمانوں بلکہ تمام رعایا ان دکھوں میں مبتلا تھی۔

غرض نہ امن تھا نہ انصاف نہ آزادی تھی اور نہ علمی ترقی کے ذریعے اور نہ صنعت و حرفت کے سامان۔ مسلمان ہر جگہ ذلیل کئے جاتے تھے اور انکی مذہبی پابندیوں میں ہزاروں روکیں پیدا کی ہوئی تھیں۔ اس کا اثر یہانتک ہوا کہ سکھوں کی سی صورتیں اور لباس اختیار کر لئے گئے۔ ایسی حالت میں خدا تعالےٰ نے اپنا فضل کیا اور ایک دور دراز مقام سے

انگریزی گورنمنٹ کو بھیجدیا

جس نے آکر سب قوموں کی دستگیری کی۔ انصاف اور امن کو ترقی دی اور تمام قوموں کو یکساں مذہبی آزادی عطا کی جیسے ایک عیسائی کو اجازت ہے کہ وہ اپنے مذہب کی اشاعت کرے اور لوگوں کو کھلا کھلا عیسائی مذہب کی تعلیم دے اسیطرح ایک سکھ اور ایک مسلمان اور ایک ہندو کو اجازت اور اختیار ہے کہ وہ عیسائی کے بالمقابل اپنے مذہب کا وعظ کرے اور متانت اور معقولیت کے ساتھ دوسرے مذہب پر نکتہ چینی کرے۔ اپنے فرائض مذہبی کی بجا آوری میں کوئی روک اور پابندی نہیں۔ مسلمان نمازیں پڑھیں اذانیں دیں کوئی روکنے والا نہیں۔ انصاف کے لئے مختلف عدالتہائے اپیل قائم کر رکھی ہیں تاکہ کسیطرح کسی پر ظلم نہ ہو۔ اور پھر ایک ہی قسم کے قواعد اور قانون سب کے لئے ہیں چوری کی جو سزا پنجاب میں مقرر ہے وہ سزا بنگال اور مدراس میں ہے۔ اسطرح پر گورنمنٹ انگلشیہ نے ثابت کر دیا ہے کہ وہ سب کو ایک ہی نظر سے دیکھتی ہے۔

جسقدر احسانات گورنمنٹ برطانیہ نے ہم پر کئے ہیں ہم ان کو بیان نہیں کر سکتے پھر کیسی ناشکری اور محسن کشی ہے کہ ایسی مبارک اور منصف گورنمنٹ کے خلاف شورش پیدا کیجاوے اور جہلا کو اکسایا جاوے۔ یہ وقت ہے کہ رعایا کا ہر فرد اپنے فرض کو سمجھے اور وفاداری اور اطاعت سے کام لے۔

مسلمانوں خصوصاً احمدیوں پر جو احسان اس گورنمنٹ کے ہیں وہ سب جانتے ہیں۔ میں ایک نظیر پیش کرتا ہوں۔ آپ جانتے ہیں کہ ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک ایک مشنری پادری نے حضرت مسیح موعود پر اقدام قتل عمد کی نالش کی تھی اور یہ ظاہر کیا تھا کہ گویا حضرت مسیح موعود نے ایک شخص عبدالحمید نام کو اسکے قتل کرنے کے لئے بھیجا ہے۔ یہ مقدمہ کپتان ڈگلس صاحب ڈپٹی کمشنر گورداسپور کی عدالت میں دائر تھا۔ اس مقدمہ کی سنگینی اسکی روئداد سے ظاہر ہے۔ شہادت جو سراسر جعلی تھی کافی طور پر حضرت مسیح موعود کے خلاف بہم پہنچانے کی

کوشش کی۔ اور پادری مذکور کی حمایت اور تائید کے لئے آریہ اور بعض مسلمان بھی اٹھے اور بڑے زور لگائے گئے۔ ڈپٹی کمشنر کو طرح طرح سے بدظن کرنے اور بھڑکانے کی کوشش کی کبھی یہ کہا کہ یہ شخص باغیانہ خیالات رکھتا ہے اور کبھی یہ کہا کہ اس نے مشہور کر دیا ہے کہ چار فرشتے ڈپٹی کمشنر پر مسلط کئے گئے ہیں۔ اس اور اس قسم کی باتوں سے اسے اکسانا چاہا اور ہر قسم کی کوششیں جو پادری مذکور اور اس کے ہمراہی کر سکتے تھے انہوں نے کیں مگر کپتان ڈگلس نے نہایت آزادہ روی اور انصاف پسندی سے مقدمہ کی چھان بین کی اور حق نکال لیا۔ اور حضرت مسیح موعود کو نہایت عزت سے بری کیا اور یہ بھی کہا کہ آپ چاہیں تو ان کو سزا دلا سکتے ہیں۔

ایک پادری کے بالمقابل اسطرح انصاف کے اصولوں کو ملحوظ رکھنا یہ چھوٹی سی بات نہیں ہے۔ ایسی باتوں کا ایک لمبا سلسلہ لکھ سکتا ہوں پھر اس پر بھی اگر کہا جاوے کہ انصاف نہیں ہوتا تو یہ کیسا ظلم اور بے حیائی ہے۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ گورنمنٹ نے کسی عیسائی اور مسلمان میں فرق نہیں رکھا۔ اور وہ انصاف کے لئے کسی قسم کی تفریق روا نہیں رکھتی۔ باوجود ان احسانوں کے

یہ کیسی نمک حرامی ہے

کہ قولی یا فعلی طور پر گورنمنٹ کے خلاف کریں۔

کیا کوئی آج اس وجہ سے کبھی قتل ہوا ہے کہ اس نے اذان کہی ہے یا اس لئے کسی کو فرد جرم لگ کر سزا ملی ہو کہ اس کا قصور یہ ہے کہ اس نے نماز پڑھی ہے اگر کوئی اس قسم کی نظیر ہے تو پیش کرو۔ اور میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ کبھی کوئی پیش نہیں کر سکتا۔

میں سچ سچ کہتا ہوں کہ گورنمنٹ انگریزی نے چاہا ہے کہ تمام انسانوں کے ساتھ یکساں سلوک ہو۔ اور وہ جن مصائب اور مشکلات میں مبتلا تھے ان سے انہیں رہائی ملے۔ اور اس نے کوشش کی ہے اور یہ اسی کی مہربانی کا نتیجہ ہے کہ آج ملک میں عام تعلیم پھیلی ہوئی ہے اور لوگ اپنے آپ کو مہذب اور تعلیم یافتہ قرار دے رہے ہیں۔ اور گورنمنٹ انگریزی کے زیر سایہ ہر قسم کی ترقیاں کر رہے ہیں پھر اسکی مخالفت بھی کرتے ہیں یہ

محسن کشی ہوگی بلکہ خدا تعالیٰ کے نزدیک بھی جرم ہے

کیونکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ہل جزاء الاحسان الا الاحسان۔ جب اس فرمان الٰہی کی تعمیل نہوگی تو اس سے بڑھکر کیا جرم ہوگا؟

اسلئے خدا تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری اور رضا بھی اسی میں ہے کہ ہم اپنے محسن کی شکرگزاری اور اطاعت اور اس کے ساتھ وفاداری کر کے دکھائیں ہم کو اپنے قول فعل سے گورنمنٹ کے مقاصد کی تائید کرنی چاہیے اور قیام امن کے لئے اسے ہر قسم کی مدد دینی چاہیے۔

میں سچے دل سے یہ ظاہر کرتا ہوں کہ ہم ان تمام فسادات کو جو راولپنڈی لاہور۔ امرتسر وغیرہ مقامات پر ہوئے ہیں یا مختلف جلسوں اور تقریروں کے ذریعہ جس قسم کے بیہودہ اور باغیانہ خیالات ظاہر کئے جاتے ہیں دل سے ناپسند کرتے ہیں اور سخت نفرت کی نظر سے دیکھتے ہیں اگرچہ احمدی قولاً و فعلاً ان میں اب تک شامل نہیں اور نہ شامل ہونگے پھر بھی ہم احمدیوں اور دوسرے مسلمانوں کو تاکید کرتے ہیں کہ وہ بالکل الگ رہیں اور اہل ہنود کو بھی انکی بہتری اور بھلائی کے خیال سے روکیں اور انہیں سمجھائیں کہ گورنمنٹ کی مہربانیوں اور احسانوں کا یہ ثمرہ نہیں جو تم دے رہے ہو۔ وفادار بنو اور کامل اطاعت کا نمونہ دکھاؤ۔

(ختم)

بار بار میں یہ لفظ کہنے پر مجبور ہوں کہ یہ خداتعالیٰ کا ہم پر فضل ہے کہ اس نے گورنمنٹ انگریزی کو مقرر کیا۔ ہمارے احمدی بھائی غور کریں کہ کیا وہ ترقی جو انہوں نے کی ہے اور جس زور سے ان کے سلسلہ کی اشاعت ہو رہی ہے اور جیسے سامان ان کو گورنمنٹ کے سایہ کے نیچے میسر ہیں دوسری جگہ میسر آسکتے ہیں؟ وہ بالاتفاق پکار اٹھیں گے کہ ہرگز نہیں؟

میں یقیناً جانتا ہوں کہ کسی اسلامی سلطنت میں بھی انہیں یہ آزادی اور یہ سامان اشاعت میسر نہیں آسکتے۔ احمدی کبھی بھی صاحبزادہ عبداللطیف اور مولوی عبدالرحمن صاحب کی شہادت کے واقعات کو بھول نہیں سکتے جو سرزمین کابل میں نہایت بیدردی اور بے رحمی سے ہوئے۔ کوئی کہہ سکتا ہے کہ انہوں نے ایسا کونسا جرم کیا تھا جس کی پاداش دکھ اور تکلیف کے ساتھ جانستانی ہو؟ کوئی نہیں۔ ان کا جرم اگر تھا تو فقط اتنا تھا کہ

وہ مرزا صاحب کے مرید تھے

اور پھر ان کا جرم تھا کہ وہ مرزا صاحب کی تعلیم کے موافق امیر اور اس کے مشیروں کو جہاد کی اس تعلیم سے روکتے تھے جو انہوں نے سمجھی ہوئی تھی اور بتاتے تھے

کہ جہاد حرام ہے

اور ساتھ ہی وہ ظاہر کرتے تھے کہ ایسا کوئی مہدی آنے والا نہیں ہے جو آکر کشت وخون کرے گا اور انگریزوں سے لڑیگا۔ وہ انگریزی گورنمنٹ کے احسانات کو یاد دلاتے تھے۔ پھر اس جرم اور اختلاف میں سنگسار کر دینا یہ اسلامی سلطنت کابل ہی کا کام تھا۔ ایسی حالت میں صاف طور پر بتاؤ کیا ہم کابل میں ترقی کر سکتے تھے؟ کبھی نہیں۔

ان واقعات کو یاد کر کے ہمارے دل میں گورنمنٹ انگلشیہ کی عظمت اور محبت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ کیونکہ اگر ہم یہاں نہ ہوتے تو ہم بھی قتل کئے جاتے۔ خود ہمارے مسلمان بھائیوں نے ہم پر قتل کے فتوے دیئے اور ہمارے مال واسباب اور عورتوں تک کو لوٹ لینے کی اجازت دی اگر گورنمنٹ انگلشیہ کے زیر سایہ نہ ہوتے تو وہ کیا کچھ نہ کر گذرتے اس لئے میں بلاتکلف یہ کہتا ہوں کہ یہ خدا کا فضل ہے کہ اس نے گورنمنٹ انگریزی کے زیر سایہ ہم کو رکھا۔ جس نے ہماری جان ومال اور آبرو کو محفوظ رکھا اور ہم کو اپنے ایمان ومذہب کی اشاعت اور پابندی کی پوری آزادی دی۔ وہ ہماری پشت وپناہ ہے اگر ہم نے اس سے مذہبی اختلاف کیا ہے اس نے سزا نہیں دی۔ میں ایک بات اور کہتا ہوں اسے خوب یاد رکھو۔ اور وہ یہ ہے کہ یہ فسادات بھی غضب الٰہی ہیں لوگوں نے گورنمنٹ کی قدر نہیں کی اسلئے یہ عذاب ہے تاکہ لوگوں کو انکی کجروی کی سزا ملے اور وہ سیدھے ہو جاویں جیسے طاعون اور زلزلہ آرہے ہیں تاکہ ہر ایک دل کو پاک وصاف کریں اور کجیوں کو دور کریں اسی طرح یہ بھی عذاب ہی آیا ہے تاکہ سرکشی اور غداری کا مادہ دور کیا جاوے۔ پس گورنمنٹ کی وفاداری کرو کہ اس عذاب سے تمہیں نجات ملے اس گورنمنٹ کے بعد ایک اور گورنمنٹ ہے اسکے حضور بھی یہ شورشیں ناپسند اور مکروہ ہیں اسلئے اس سے ڈرو اور اپنے دلوں کو صاف کرو۔ اسی پر میں اپنے مضمون کو ختم کرتا ہوں۔

صاحبزادہ صاحب کی تقریر کے بعد حضرت حکیم الامۃ مولوی نورالدین صاحب نے ایک جامع تقریر فرمائی جسمیں قرآن کریم کی ایک آیت اطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم کی تفسیر فرمائی۔ یہ تقریر بہت لطیف ہے جو پوری اگلی اشاعت میں درج کیجائیگی۔ (انشاء اللہ العزیز)

ازاں بعد قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی نے فی البدیہہ نظم پڑھی جسمیں حضرت حکیم الامۃ اور صاحبزادہ صاحب کی تقریر کے مضمون کو بیان کیا۔ اور دریا کو کوزہ میں بند نہیں کیا بلکہ کوزہ میں سے نکال دیا۔ یہ نظم کسی دوسری جگہ درج ہے۔

اس کے بعد جناب مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر نے ایک لطیف مضمون موجودہ شورشوں کے متعلق پڑھا۔ یہ مضمون بھی اگلی اشاعت میں درج ہوگا۔ مفتی صاحب نے اپنے مضمون کو پڑھکر مندرجہ ذیل ریزولیوشن پیش کیا جو بالاتفاق پاس ہوا۔

ریزولیوشن اول۔ یہ مجمع جو حسب ایماء حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود ومہدی مسعود اسجگہ قائم ہوا ہے۔ ان لوگوں کے طرز اور چلن کو نہایت نفرت اور حقارت سے دیکھتا ہے۔ جو کہ گورنمنٹ کے خلاف شورش پھیلاتے اور جلسے کرتے۔ اور فساد پھیلاتے ہیں۔ اور ان کے قول وفعل سے بریت اور بیزاری ظاہر کرتا ہے۔ اور گورنمنٹ کے اس فعل کو نظر تحسین سے دیکھتا ہے کہ گورنمنٹ نے بہت سے تحمل وصبر کے بعد امن عامہ کو قائم رکھنے کیلئے ان مفسدوں کے بعض لیڈروں کو گرفتار کر کے انپر مقدمہ کیا ہے۔ یا انکو جلاوطن ہونے کا حکم دیا ہے۔ یہ مجمع بلحاظ اس کے کہ وہ احمدیہ فرقہ کے ہیڈکوارٹر میں قائم ہوا ہے۔ اور ہندوستان بھر میں احمدی فرقہ کے حق میں دعا خیر کرتا ہے۔ کہ انہوں نے اپنے امام کے حکم کی فرمانبرداری میں بالاتفاق ہر جگہ اپنے مفسدوں کے ساتھ شامل ہونے سے پرہیز کی اور گورنمنٹ کی وفاداری میں ایسے ہی ثابت قدم رہے۔ جیسا کہ ان کے امام کا منشا اور فرمان تھا۔ اور یہ مجمع یقین رکھتا ہے۔ کہ احمدی جماعت ہند میں ہر جگہ آئندہ بھی انشاء اللہ اس نیکی پر ثابت قدم رہے گی۔

دوسرا ریزولیوشن۔ صدر انجمن احمدیہ تمام احمدیوں کو جیسا کہ حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود کا منشا اور ہدایت ہے آگاہ کرتی ہے کہ وہ اس قسم کے تمام جلسوں اور مجمعوں سے جن میں گورنمنٹ کے خلاف کارروائی ہو قولاً وفعلاً جیسے اب تک الگ ہیں الگ رہیں اور ان میں ہرگز شامل نہ ہوں اور نہایت وفاداری اور فرمانبرداری کے ساتھ گورنمنٹ کو ایسے موقعہ پر جو وہ مدد دے سکتے ہیں دینے کو ہر وقت آمادہ رہیں

(تیسرا ریزولیوشن)۔ صدر انجمن احمدیہ گورنمنٹ انگلشیہ کو یقین دلاتی ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود کا ہر مرید ہر وقت گورنمنٹ کی وفاداری کے عملی ثبوت دینے کے لئے ہر قسم کی خدمت کرنے کو آمادہ ہے جو گورنمنٹ اس سے لینا چاہے۔

(چوتھا ریزولیوشن) اس سلسلہ کی روئداد سول ملٹری گزٹ اخبارات سلسلہ اور دوسرے اخبارات میں اشاعت کے لئے بھیجی جاوے اور ایک نقل صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر گورداسپور کی خدمت میں ارسال ہو اور گورنمنٹ پنجاب اور گورنمنٹ آف انڈیا کو بذریعہ تار اطلاع دیجاوے۔

(پانچواں ریزولیوشن) گورنمنٹ انگلشیہ کی ترقی اقبال اور رفع شورش کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کیجاوے

یہ تمام ریزولیوشن بالاتفاق پاس ہوئے۔ اور ۱۳ مئی ۱۹۰۷ء کو بذریعہ تار گورنمنٹ پنجاب اور گورنمنٹ آف انڈیا کو بمقام سملہ اطلاع دی گئی۔ باقی روئداد اگلی اشاعت میں درج ہوگی۔ (انشاء اللہ)

پنجابی باغی لاجپت رائے پکڑا گیا اور جلاوطن ہوا

لالہ لاجپت رائے مشہور لغویانہ تقریریں کرنیوالا لاہوری پلیڈر آخر اپنی شرانگیز تقریروں کا خمیازہ بھگتنے کے لئے گرفتار ہو گیا اور نہ صرف گرفتار بلکہ جلاوطن بھی ہو چکا۔ اس کے متعلق جو کچھ اخبارات میں شایع ہوا ہے فی الحال اسی کا اندراج کافی ہے۔ لالہ لاجپت رائے کی گرفتاری کے بعد مندرجہ ذیل نوٹس شہر کے دروازہ وغیرہ چسپاں کیا گیا۔

"باجلاس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ درجہ اول لاہور

چونکہ صاحب گورنر جنرل بہادر ہند باجلاس کونسل نے مطابق اشتہار ریگولیشن ۳ ۱۸۱۸ء لالہ لاجپت رائے کی گرفتاری اور اُس کو حدود برٹش انڈیا سے باہر بھیجے جانے کا حکم صادر فرمایا ہے۔ چونکہ ہم کو یہ معلوم کرایا گیا ہے کہ ایک عام جلسہ اس حکم صاحب گورنر جنرل بہادر ہند باجلاس کونسل پر غور اور نکتہ چینی کی غرض سے کیا جاویگا اور ایسے جلسے سے احتمال نقض امن ہے۔ اسلئے ہم حکم دیتے ہیں کہ کوئی ایسا جلسہ آیندہ چار یوم کے اندر نہ کیا جاوے اور ہم نہایت زور کے ساتھ عوام الناس کو متنبہ کرتے ہیں کہ ہرگز ایسے جلسے میں شامل نہ ہوں۔ ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے آج ۹ مئی ۱۹۰۷ء کو جاری کیا گیا۔ المشتہر مسٹر آر۔ ای۔ ہنٹ صاحب بہادر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور" روزانہ پیسہ اخبار لکھتا ہے۔

لالہ لاجپت رائے کی گرفتاری کے مزید حالات لاہور میں فوج رسالہ اور توپخانہ کا گشت کرنا

جسقدر حالات لالہ لاجپت رائے کی گرفتاری کے متعلق مختلف لوگوں سے معلوم ہو سکے ہیں۔ اُن کا خلاصہ یہ ہے کہ ۹ مئی کو ۲ بجے بعد دوپہر کے قریب دو یا تین پولیس انسپکٹر صاحبان مع صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس لالہ لاجپت رائے کی کوٹھی پر گئے اور معلوم کیا کہ وہ گھر پر ہی ہیں۔ جب وہ اندر سے نکلے۔ تو ایک انسپکٹر (غالباً چودھری رحمت اللہ خاں صاحب) نے انہیں کہا ڈپٹی کمشنر و کمشنر صاحب آپ کو یاد کرتے ہیں۔ پہلے لالہ لاجپت رائے نے کہا کہ میں چیف کورٹ کو مقدمات کے لئے جا رہا ہوں۔ لیکن جب انہوں نے کہا کہ ہمارے ساتھ ضرور چلو۔ تو وہ ساتھ ہو لئے۔ باہر گاڑی پر صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس موجود تھے۔ یہ سب لوگ بھی اسی گاڑی پر بیٹھ گئے۔ اور پولیس کی کچہری میں پہنچے۔ یہاں صاحبان کمشنر و ڈپٹی کمشنر نے انہیں حضور وائسرائے ہند کا تار دکھلایا۔ جو گویا کہ قانون ریگولیشن ۳ سنہ ۱۸۱۸ء کے مطابق وارنٹ گرفتاری تھا۔ اور تم انہیں موٹر کار پر بٹھا کر ایک طرف صاحب ڈپٹی کمشنر و ایک طرف صاحب کمشنر لاہور بیٹھے اور سامنے ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ بیٹھے اور میانمیر کو موٹر کار لے گئے۔ جو لوگ پولیس کی کچہری کے باہر کھڑے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ لالہ لاجپت رائے نے گرفتار ہونے اور جلاوطنی کا حکم سننے پر کوئی بیقراری یا بے چینی ظاہر نہیں کی۔ بلکہ استقلال سے موٹر کار پر جا بیٹھے۔ اس کے بعد ہر شخص اپنے خیال کے مطابق پیشگوئیاں کرتا تھا۔ کوئی کہتا تھا کہ میانمیر میں گورہ فوج کی حفاظت میں چھوڑ دیا۔ کوئی کہتا تھا کہ نہیں میانمیر سٹیشن پر یا بقول دیگر لاہور اور میانمیر کے سٹیشنوں کے درمیان ایک سائڈنگ پر ایک سپیشل ٹرین استادہ تھی جسمیں ایک فرسٹ کلاس اور ایک تھرڈ کلاس کی گاڑیاں لگی تھیں اور یورپین اور دیسی مسلح سپاہی حفاظت کے لئے ہمراہ تھے۔ انہیں لالہ لاجپت رائے کو بٹھا دیا۔ اور پھر معلوم نہیں کہ وہ سپیشل کہاں تک گئی۔ ایک بیان یہ بھی ہے کہ پولیس کی کچہری پر لالہ لاجپت رائے نے چٹھی کی اجازت مانگی تھی اور ایک یہ ہے کہ سپیشل ٹرین پر بیٹھتے وقت اجازت مانگی اور دو چٹھیاں لکھیں۔ جن میں اپنے بیٹے یا ایک دوست کو اپنی جلاوطنی کی کیفیت سے اطلاع دی۔ یکایک جلاوطنی کی خبر سنکر تمام لوگ حیرت زدہ اور سراسیمہ ہو گئے۔ زیادہ حیرت کی وجہ یہ تھی کہ کسیکو صحیح خبر معلوم نہ تھی۔ دوسری طرف اسی وقت انارکلی اور شہر کے بازاروں اور گول سڑک وغیرہ پر رسالہ اور توپخانہ نے گشت لگانی شروع کی۔ اسی عرصہ میں معلوم ہوا کہ صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ایک اعلان اسی بارہ میں شہر کے دروازوں پر چسپاں کر دیا ہے۔ کہ جسکی نقل پیسہ میں درج ہے۔

لالہ لاجپت رائے کی گرفتاری کے متعلق سول ملٹری گزٹ

سول ملٹری گزٹ نے اسبارہ میں بہت سخت لکھا ہے۔ جو حسب ذیل ہے:-

"لالہ لاجپت رائے گرفتار کیا گیا۔ گورنمنٹ کا ہاتھ بہت سے ایجنٹوں۔ مددگاروں۔ ہتھیاروں۔ اوزاروں اور اس باغیانہ تحریک کے شکاروں کے پاس سے گذر کر آخرکار مضبوطی سے اس بڑے باغی پر جا پڑا۔ کوئی تحقیقات نہ ہوگی۔ کوئی مشہور مقدمہ نہیں بنایا جاویگا کوئی لاانتہا اپیل در اپیل کا سلسلہ درجہ بدرجہ عدالتوں میں کونسل تک نہ ہوگا۔ لالہ لاجپت رائے صرف معدوم ہو گیا ہے۔ صرف ایک روز پہلے یہ باغی اپنی باغیانہ کوششوں میں مصروف تھا۔ جو اب ایک ہزار میل دور ہے۔ کوئی نہیں جانتا کہاں اور کوئی نہیں جانتا کدھر گیا۔ عام یقین ہے کہ انڈیا (کالے پانی) کا دائمی سایہ اُس کے پرشرارت چلن کو ہمیشہ کے لئے بند کر دیگا یقینی امر یہ ہے کہ پنجاب کہ جہاں اُس کا دعوے تھا کہ ایک لاکھ بہادروں کی فوج اُس کے زیر حکم ہے۔ جہاں ایک وسیع اور بہت بڑی سیڈیشن کی جنگ کا انتظام اسکی انگلیوں میں سے گذرتا تھا۔ جہاں اسکی شیخی تھی کہ کوئی عدالت اُسے مجرم نہیں قرار دے سکتی تھی اور کوئی جیلخانہ اُسے قید نہیں رکھ سکتا تھا اُس سے کبھی پھر واقف نہ ہوگی"

احمدیہ ریڈنگ روم لاہور

مکرمی مخدومی مفتی صاحب۔ السلام علیکم۔ چونکہ لاہور جیسے مقام میں جہاں پنجاب کے تمام حصوں سے طالبعلم خصوصاً اور دیگر اشخاص عموماً آکر جمع ہوتے ہیں اشاعت اسلام اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے واسطے احمدیہ ریڈنگ روم کی اشد ضرورت تھی اسلئے پچھلے سال ماہ جون میں اس کمی کو پورا کرنے کے واسطے انارکلی میں خواجہ کمال الدین صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل بی وکیل کے مکان کے نیچے ایک کمرہ مبلغ چھ روپیہ ماہوار پر کرایہ لیکر وہاں کتابیں رکھی گئیں چونکہ ہمارے پاس کوئی سرمایہ نہیں تھا۔ اسواسطے ہم نے حضرت اقدس سے درخواست کی اور آپ نے ازراہ کرم دو دو کاپیاں ہر ایک کتاب کی مفت عنایت کر دیں اور اسی طرح شیخ یعقوب علی صاحب نے بھی بہت ساری کتابیں عطا کیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ ماہواری اخراجات کے واسطے ہمیں لاہور کے احمدی احباب نے مدد دی۔ اللہ تعالیٰ انکو جزائے خیر دیوے۔ لیکن ابھی تک تعداد کتب بہت کم ہے۔ اسواسطے اگر تمام احمدی بزرگان جو مصنف ہیں ازراہ کرم اپنی اپنی تصانیف کی دو دو جلدیں احمدیہ ریڈنگ روم لاہور کے سکرٹری کے نام ارسال کر دیویں۔ تو کافی تعداد کتب کی بہم پہنچ سکتی ہے۔ اور لاہور جیسے مقام میں جملہ کتب سلسلہ احمدیہ کی موجودگی از حد ضروری ہے اور اگر کوئی صاحب دوسری دینی کتب بھی ارسال فرماویں۔ تو وہ بھی نہایت شکرگذاری سے قبول کیجاویگی۔ امید ہے کہ تمام بزرگان دین اسطرف توجہ فرماویں گے۔ والسلام۔ غلام دستگیر ممبر

خدا کی تازہ وحی

یکم مئی ۱۹۰۷ء (قریب عصر) یاتیک تحائف کثیرۃ

ترجمہ۔ تیرے پاس بہت سے تحفے آئیں گے۔

۱۱ مئی ۱۹۰۷ء رؤیا۔ مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی کو دیکھا کہ وہ ہمارے مکان میں ایک جگہ بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں نے اپنے کسی آدمی کو کہا کہ مولوی صاحب کو خاطرداری سے کھانا کھلانا چاہئے تا انکو کوئی تکلیف نہ ہو۔ رؤیا سے معلوم ہوتا ہے۔ واللہ اعلم کہ وہ دن نزدیک ہے کہ خدا تعالیٰ مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب کو خود رہنمائی کرے کیونکہ وہ ہر چیز پر قادر ہے یہی ایک الہام سے معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ آخر وقت میں انکو سمجھا دیگا کہ انکا انکار کرنا بھی غلطی تھی اور یہ کہ میں اپنے دعوی مسیح موعود میں حق پر ہوں مگر معلوم نہیں کہ آخر وقت سے کیا معنے ہیں۔

۱۲ مئی ۱۹۰۷ء۔ (یکشنبہ) ا۔ کشف " آج ایک شخص مجھے کشفی طور پر دکھلایا گیا۔ مگر میں اسکی شکل بھول گیا صرف یہ یاد رہا کہ وہ ایک سخت دشمن ہے جو اپنی تقریروں اور تحریروں میں گالیاں دیتا ہے اور سخت بدزبانی کرتا ہے " بعد اس کے الہام ہوا

۲. بدی کا بدلہ بدی ہے۔ اُس کو پلیگ ہو گئی "

یہ پیشگوئی ہے یعنی اسکو پلیگ ہو جائیگی پس میں یقین کرتا ہوں کہ جلد یا کچھ دیر کے بعد تم سن لوگے کہ کوئی ایسا سخت دشمن پلیگ کا شکار ہوگیا اگر ایسا کوئی دشمن جسپر تمہارے دل بول اٹھیں کہ یہ الہام کا مصداق ہو سکتا ہے طاعون میں مبتلا نہ ہوا تو تمہارا حق ہے کہ تم تکذیب کرو۔

۳۔ بعد اسکے مجھے دکھلایا گیا " کہ ملک میں بہت غفلت اور گناہ اور شوخی پھیل گئی ہے اور لوگ تکذیب سے باز آنیوالے نہیں جبتک خدا اپنا قوی ہاتھ نہ دکھلاوے۔ بعد اس کے الہام ہوا کہ " اسکا نتیجہ سخت طاعون ہے جو ملک میں پھیلے گی " ویل یومئذٍ للمکذبین۔

۵ " کئی نشان ظاہر ہوں گے "

۶ " کئی بھاری دشمنوں کے گھر ویران ہو جائینگے وہ دنیا کو چھوڑ جائینگے "

۷ " ان شہروں کو دیکھ کر رونا آئیگا "

۸ " وہ قیامت کے دن ہوں گے "

۹ " زبردست نشانوں کے ساتھ ترقی ہوگی "

۱۰ " ایک ہولناک نشان "

یعنی انہیں سے ایک ہولناک نشان ہوگا نامعلوم وہی زلزلہ ہو جس کا وعدہ ہے یا آسمان سے کوئی اور نشان ظاہر ہو یا طاعون قیامت کا نمونہ دکھلاوے پھر خدا تعالیٰ مجھے مخاطب کرکے فرماتا ہے۔ کہ

۱۱ " میری رحمت تجھ کو لگ جائیگی اللہ رحم کریگا " واللہ خیر حافظا وھو ارحم الراحمین۔

۱۲۔ اُعیبنا لک۔ یعنی ہم اسقدر نشان دکھلائیں گے تو دیکھتے دیکھتے تھک جائیگا۔

۱۳ مئی ۱۹۰۷ء (دوشنبہ)

۱۔ سَنُنَجِّیْکَ۔ سَنُعْلِیْکَ۔ سَنُکْرِمُکَ اِکْرَامًا عَجَبًا۔

ترجمہ۔ ہم عنقریب تجھ کو دشمنوں کے شر سے نجات دیں گے اور ہم تجھے ان پر غالب کر دیں گے اور ہم تجھے ایک عجیب طور پر بزرگی دیں گے۔

بے چینی ہندوستان میں

آتشگیر مادہ جمع ہوتا جاتا ہے

موجودہ ہندوستان میں اسقدر بے چینی پیدا ہو گئی ہے جس کا اختتام خونکشی پر معلوم ہوتا ہے۔ تعلیم جدید نے ہمارے لئے زہر ہلاہل کا کام دیا ہے ۱۸۵۷ء کی جہالت نے ہمیں برباد کر دیا تھا اور اس زمانہ کی علمیت ہمارا ستیاناس کر رہی ہے انگریزی راج اچھا ہے یا برا یہ معلوم نہیں ہو سکتا جبتک کہ فرانس ڈچ۔ آسٹریا اور روسیہ کی طرز حکومت سے تلایا جائے۔ ہم جو کچھ لکھیں گے بالکل واقعات ہوں گے۔ یہ نہ سمجھا جائے کہ ہم کسی قسم کی خوشامد کریں گے یقیناً کوئی شخص ان واقعات کو نہیں جھٹلا سکیگا۔ سب سے پہلے فرانسیسیوں کے مظالم کی کیفیت سنو کہ وہ ٹونس اور الجزائر میں کیا کر رہے ہیں۔ یہ صحیح ہے کہ وہاں مسلمان قاضی ہے کوتوال مسلمان ہے اور مسلمانوں کے مقدمے قاضی فیصلہ کرتا ہے مگر وہاں کے مسلمانوں کو مطلق آزادی نہیں ہے۔ ترکی ٹوپی پہننے سے فرانسیسی جلتے ہیں اور اکثر اوقات مسلمانوں پر مقدمے قائم ہو گئے ہیں مسلمان اپنی کوئی تعلیم گاہ نہیں بنا سکتے اور آزادی کی تعلیم نہیں دے سکتے وہ بالکل مجبور ہیں کہ اپنے بچوں کو فرانسیسی مدارس میں بھیجیں اور اسی طرز کی تعلیم دلوائیں ان کی مجال نہیں ہے کہ وہ مذہب۔ سیاست یا تاریخ پر آزادی سے کتابیں تصنیف کریں اور انہیں ملک میں شائع کریں انہیں حکم نہیں ہے کہ وہ ایسا اخبار نکالیں جسمیں گورنمنٹ کے انتظامات پر نکتہ چینی ہو یا مسلمانوں کو ان کے بزرگوں کے کارنامے یاد دلا کے انہیں حوصلہ دیا جائے اور آگے بڑھایا جائے یہ موٹے موٹے مظالم ہیں جو فرانسیسی اپنی ایشیائی رعایا پر کر رہے ہیں مگر کسیکی مجال نہیں ہے کہ اپنے ظالم حکام کے خلاف ایک لفظ بھی زبان سے نکالے۔ اب رہے ڈچ ان کے مظالم کا تو رونا روزمرہ اخباروں میں رویا جاتا ہے۔ اور غالباً ہر ناظر اخبار کے کان ان آوازوں سے ضرور آشنا ہوں گے۔

ڈچوں نے مسلمانوں کو بالکل پیس دیا ہے اور معمولی معمولی جرموں میں انہیں علانیہ سزائے موت دیجاتی ہے۔ ان کی دادرسی کے لئے نہ کوئی عدالت ہے اور نہ کوئی قانون ہے تشدد اور سختی کی انتہا ہو چکی ہے اکثر اوقات خفیف خفیف سی باتوں پر مسلمان نہایت ہی بیدردی سے ذبح کر دیئے جاتے ہیں۔ اب رہا آسٹریا اس نے جو گت مسلمان رعایا کی ہرزیگوینیا اور بوسنیا میں بنا رکھی ہے وہ کسی سے چھپی ہوئی نہیں ہے مسلمانوں کو حکم نہیں ہے کہ وہ اپنے بچوں کو تعلیم دیں وہ بغیر گورنمنٹ کی اجازت کے کوئی مسجد نہیں بنا سکتے نہ انہیں آزادی سے تجارت کرنے کی قوت ہے وہ روزمرہ برباد کئے جاتے ہیں اور انہیں اسقدر ستایا جاتا ہے کہ ناچار وہ رفتہ رفتہ اپنے وطن کو چھوڑتے جاتے ہیں ان دو مذکورہ صوبوں کے سینکڑوں خاندان وقتاً فوقتاً ترکی میں آکے آباد ہو گئے ہیں کئی دفعہ بیچاروں نے ہمت کر کے اپنے ڈیپوٹیشن وائنہ بھیجے اور شاہ وائنہ کی خدمت میں اپیل کر کے دادرسی چاہی وہاں فرضی طور پر ان کا اطمینان کر دیا گیا مگر جب وہ اپنے واپس آگئے تو مقامی حکام نے انپر اسقدر سختیاں کیں کہ پھر وہ شاہ کی خدمت میں اپیل کرنے کا نام نہیں لیتے۔ اب رہا روسیہ اس کے متعلق تو زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے رعایا کے ساتھ اس کے ادنیٰ مظالم کا ثبوت یہ ہے کہ ایک عرصہ سے اس کے سارے ملک میں خونریزی ہو رہی ہے مگر کرسٹانوں کے مقابلہ میں مسلمانوں پر جو اس کے مظالم ہیں وہ بیان کرنے کے قابل نہیں ہیں سب سے پہلا ظلم یہ ہے کہ ہر مسجد میں مسلمان اس بات پر مجبور کئے گئے ہیں کہ زار کی تصویر رکھیں قازان میں ایک دفعہ بہت جھگڑا ہوا تھا محض اس بات پر کہ قرآن مجید سے جہاد کی آیتیں نکال ڈالی جائیں اور ہدایہ کا باب الجہاد حکماً علیحدہ کر دیا گیا تھا کسی شخص کو بطور خود مسجد بنانے کا حکم نہیں ہے جبتک کہ تین سو مسلمان ایک عرضی پر دستخط کر کے حاکم ضلع کی خدمت میں پیش نہ کریں اور وہاں سے بڑی قیل و قال کے بعد حکم نہ ہو جائے مسجد بننا ناممکن ہے ہزاروں خاندان زبردستی کرسٹان بنا لئے گئے ترکمانوں کے گاؤں میں ایک روسی پادری صاحب تشریف لے گئے وہاں انہوں نے وعظ کہا اور کچھ ایسے سخت الفاظ حضور انور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی جناب میں استعمال کئے کہ ایک نوجوان ترکمان کو غصہ آگیا اور اس نے ایک تھپڑ پادری صاحب کو مار دیا بس پھر کیا تھا اس گاؤں کے مسلمانوں پر غضب ٹوٹ پڑا۔ روسی توپ خانہ فوراً پہنچا اور اس نے گاؤں کے ایک حصہ کو اڑا دیا اور بقیۃ السیف کو مجبور کیا کہ اگر وہ اپنی زندگی چاہتے ہیں تو کرسٹان بن جائیں چنانچہ جبراً وہ گاؤں کا گاؤں روسی مظالم کا شکار بن گیا اور کل مرد و عورت کرسٹان بنا لئے گئے اس کے علاوہ اور ہزاروں مظالم ہیں جو بارہا اخباروں اور کتابوں میں لکھے جا چکے ہیں اور جن کے بیان کرنے کی چنداں ضرورت نہیں ہے

یہ تو دوسرے ملکوں کی باتیں ہیں خود ہندوستان میں ہی ہندوستانی ریاستوں کے مظالم اور ناانصافیوں کو دیکھا جائے جو ہندوستانی ریاستوں میں غریب رعایا کے ساتھ کئے جاتے ہیں جن کی کوئی انتہا نہیں ہے۔ خود برٹش ایجنٹ یا رزیڈنٹ جو گورنمنٹ برطانیہ کی طرف سے ہر ریاست میں مقرر ہے اپنی آنکھوں سے ان سب باتوں کو دیکھتا ہے مگر وہ مطلق غریب رعایا کی دادرسی نہیں کر سکتا سوائے ایک دو ریاستوں کے باقی کل ریاستوں میں ایک اندھیر مچا ہوا ہے نہ کوئی قانون ہے نہ کوئی آئین ہے صرف زبردست اور زیردست کا مسئلہ ہے "جسکی لاٹھی اسکی بھینس" ہو رہی ہے۔ ہم ایک ایک ریاست کا کچا چٹھا اچھی طرح جانتے ہیں اگر تمام حالات پورے لکھ دیئے جائیں تو کانگرس والے یا سودیشی سودیشی پکارنے والے سنّاٹے میں رہ جائیں اور شیو سنبھو جی کا ظالمانہ اور احمقانہ خط آگے پیچھے گا اپنا موٹہ پیٹنے لگیں کہ جس گورنمنٹ کو اور جس گورنمنٹ کے بادشاہ کو اس نے ظالم کے لفظ سے تعبیر کیا ہے وہ اور اسکی گورنمنٹ درحقیقت رحم کی دیوی ہے جہاں آزادی کی اتنی انتہا ہو گئی ہے کہ ایک شخص ایسی سخت بکواس اور ہذیان پر ماخوذ نہیں ہوتا وہ سخت سے سخت بغاوت انگیز تحریریں شربت کے گھونٹ کی طرح سے پی لیجاتی ہیں۔ ریاستوں کے صدہا مظالم میں ہم صرف ایک چھوٹے سے ظلم کا ذکر کرتے ہیں اور وہ ظلم ایسا ہے کہ ایک سنگدل سے سنگدل بھی اسے سن کے خون کے آنسو روئے گا۔ ایک شخص نے جسکا نام خیرالدین حسین خاں تھا آٹھ نو سال کا ذکر ہے جیپور میں اپنا مکان ایک رنگریز کے ہاتھ فروخت کیا یہ یاد نہیں رہا کہ مکان سات ہزار میں فروخت ہوا تھا یا آٹھ ہزار میں۔ جیپور کی ریاست کے اہلکاروں نے اس شخص سے یہ مطالبہ کیا کہ تمہارے فلاں رشتہ دار پر ریاست کا اتنا قرضہ ہے وہ تمہیں دینا ہوگا۔ اس مظلوم شخص نے آخر مجبور ہو کے اس ظالمانہ اور ناانصافانہ حکم کے آگے اپنا سر خم کر دیا اور کہا کہ جو کچھ قرضہ ہو کاٹ لو باقی کا روپیہ مجھے دیدو کیونکہ وہاں کا قاعدہ ہے کہ خریدار روپیہ سرکار میں داخل کر دیتا ہے۔ سالہا سال کی پاؤں دوڑی کے بعد تین ہزار

ریاست کے اہلکاروں نے دینا منظور کیا۔ ایک عرصہ تک پیسٹ وصل دہی کہ آج ملتا ہے کل ملتا ہے۔ اس درمیان میں یہ مظلوم اور بیکس شخص نان شبینہ کو محتاج اور نابینا ہو گیا اور دو دو اور تین تین وقت کے کڑاکے گذرنے لگے جو وکیل اس نے اپنی پیروی کے لئے مقرر کیا تھا ادھر تو وہ مطالبہ کرتا تھا کہ میرا محنتانہ دلواؤ ادھر اہلکار یہ کہتے تھے کہ کچھ ہم سے ہاتھ ملاؤ تو کام چلے اخیر اس رستخیز میں خریدار نے مکان سے اسے بے دخل کر دیا ایک زمانہ میں اس شخص کا خوب دور دورہ تھا مگر اب وہ دو روپے مہینے کے کرایہ کے مکان میں اٹھ کے چلا گیا۔ ایک آپ اور ایک بیوی اور ایک دو تین برس کی بچی تھی چونکہ وضعدار اور شریف طبیعت کا تھا لہٰذا کسی سے بھیک نہیں مانگ سکتا تھا اور نہ فاقہ کشی کی تکلیف برداشت کر سکتا تھا ناچار اسے جے پور چھوڑنا پڑا اور وہ اسی نابینگی کی حالت میں سخت حرمان نصیبی اور پریشانی میں ملک عدم کو سدھار گیا۔ اس کے بعد اسکی وفادار بیوی بھی راہیٔ ملک بقا ہوئی اب صرف اسکی لڑکی دس گیارہ برس کی اپنی نانی کے پاس رہتی ہے کوئی ہے ملکی محبت اور قومی الفت کا دم بھرنے والا جو اس بیکس اور بے بس دوہری یتیم بچی پر رحم کرے اور ریاست سے اس کے باپ کا روپیہ سفارش کر کے اسے دلوا دے کہاں ہیں بابو سرندرا ناتھ بینرجی بنگالہ کے بے تاج بادشاہ اور کہاں ہیں مسٹر تلک اور کہاں ہیں مسٹر گوکھلے قومی محبت کا دم بھرنے والے اٹھیں اور اس دوہری یتیم بچی کی مدد کریں۔ ایسی حالت میں اس کنیا کی دستگیری کرنی دین اور دنیا دونوں میں سرخروئی حاصل کرنی ہے۔ اور سب سے اخیر میں ہم اس شیو شنبھو راقم خط سے بھی التجا کرتے ہیں کہ جس طرح اس نے شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کو بلاوجہ اور بلاسبب ظالم قرار دے کے اپنے اوباشانہ خیالوں کے دل کے جلے پھپھولے پھوڑے ہیں۔ اسی طرح وہ جے پور کے راجہ کے نام ایسا ہی ایک دردانگیز خط لکھ کے اسکی ریاست اور اہلکاروں کیطرف اسے توجہ دلائے تاکہ اسے کہا جائے کہ یہ برج مشبدہ اور یہ ایوان شاہی جنہیں وہ لاکھوں روپے کے سامانوں میں گھرا ہوا مزے اڑا رہا ہے اس کے لئے دوزخ کا راستہ کر رہے ہیں اگر وہ اپنے اہلکاروں کے مظالم سے خبردار نہ ہو اور اسکی مظلوم رعایا اس مصیبت میں رہی تو وہ کیونکر نیکی حاصل کر سکتا ہے۔ اسی قسم کے اور بھی بہت سے مظالم ہیں جو ہم نے مشاہدہ کئے ہیں اگر ان میں سے دس بیس کی بھی دادرسی ہو جائے تو ہم جانیں کہ ریاستوں کے حکمران انسانی دل رکھتے ہیں ورنہ خالی شان شوکت اور طمطراق سے کبھی انسان انسان نہیں بن سکتا۔ شیو شنبھو کا جو ناپاک خط ہم آگے نقل کریں گے اس سے صرف یہ بات پائی جاتی ہے کہ راقم خط بے بنیاد اور فرضی الزامات اور کریہہ اور غلیظ الفاظ شہنشاہ ہند اور شاہ انگلستان کی نسبت استعمال کر کے رعایا ہند کو جو درحقیقت ایک وفادار اور جان نثار رعایا ہے برٹش اعظم سے بددل کرنا چاہتا ہے سوائے ان ہندوؤں کے جو گریجوایٹ ہیں (اگرچہ وہ سب کے سب نہیں ان میں بھی انسان ہیں اور انسانی دل رکھنے والے ہیں) پرانے خیالات کے ہندو اور کل مسلمان جو برٹش اعظم کی سلطنت کی برکتوں سے مالا مال ہو رہے ہیں اپنے شہنشاہ ہند کے ایسے جان نثار اور وفادار ہیں کہ ان سے بہتر وفادار دنیا کے پردے پر آج تک کوئی رعایا نہیں ہوئی وہ ایسے ناپاک خیالات کو ایک دشمن قوم و ملک کا ہزیان سمجھیں گے اور انہیں یقین ہوگا کہ ایسے ہی لوگوں نے گذشتہ زمانہ میں فساد کھڑا کر کے بیگناہوں کو برباد کرایا ہے لہٰذا ان سے دلی نفرت کرنی چاہئے۔

(کرزن گزٹ)

قاضی نذر حسین جیلخانہ بجنور میں

پئے دست بوسی جو ہتکڑی نے وہ دونو ہاتھ ہم لئے
وہیں بیڑیوں نے جھکا کے سر، سر جیل ان کے قدم لئے

قاضی نذر حسین وکیل وایڈیٹر قلقل کی یہ اندوہناک حالت ناگفتنی تھی جس نے ۲۷ اپریل کو دلو نیر صاعقہ کا کام کیا اور تمام بجنور پر عبرت چھا گئی اگرچہ پولس نے ایسے طریقے سے انتظام کیا تھا کہ دیکھنے والوں کو گرفتاری کا شبہہ بھی نہیں ہو سکتا لیکن شہری پولس کی صورت سے لوگ آشنا تھے۔ قاضی جی کا شہر کی گلیوں میں ہوتے ہوئے کچہری کی اس میدانی سڑک پر جس پر وہ موکلوں کے ہمراہ بحیثیت وکیل جانے کے عادی تھے پولس کے ساتھ بایں ہیئت گذائی گذرنا کہ پابرہنہ ایک لنگی باندھے ہوئے۔ کرتہ گلے میں، ہاتھ پیروں پر جابجا چیتھڑے لپیٹے (آجکل ثبورات میں مبتلا ہیں) یہ ایک ایسا عبرت انگیز واثر انداز نہیں تھا۔ جو بیان واحد برقی رو کی طرح تمام شہر کی زبان سے گذرتا ہوا سب کی آنکھوں میں پھر گیا نیز کچہری میں پہونچکر اسوجہ سے کہ پنڈت جگن ناتھ پرشاد صاحب ڈپٹی کلکٹر خزانہ میں تھے ایک عرصہ تک خود کو نمایاں رکھنا۔ وہاں ہتکڑی پہن کر اس مجسٹریٹ کے اجلاس میں پیش ہونا جس پر پچھلے دنوں دفعہ ۱۹۳ قایم کرانے کی صلاح کر رہے تھے۔ خدا کی قدرت یاد دلاتی تھی۔ ہر چند وہ اپنے دل کو نہایت بے پروا اور قوی دکھلانے کے عادی تھے لیکن قید بھگتنے کے لئے جیلخانہ کیطرف چلنے کے لئے اونکی دل کی طاقت رفتہ رفتہ جواب دینے لگی یہانتک کہ یہانتک پہنچکر وہ لڑکھڑا کر زمین پر گر گئے اور اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ اندر جاکر داروغہ جیل سے لباس اور قیدیوں کی وردی پہنتے وقت اونکی جن باتونکی شہرت ہے وہ کہانتک دل ہلا دینے والی ہونگی۔ معلوم ہوا کہ ان کے اسی مقدمہ خیانت ہائے مجرمانہ میں جس کے حکم کا انہوں نے بخلاف رائے اپنے اکثر ہم پیشوں کے اپیل کیا تھا جس کے مفصل حالات ہم رسالہ کے کالموں میں لکھ چکے ہیں یہ انجام بد ہوا۔ ہائیکورٹ نے ۱۸ ماہ کی سزا قید سخت تجویز کی اور جرمانہ بدستور رکھا البتہ اس میں سے بیس روپے مولوی محمد احمد مدعی کو دلائے آنریبل جسٹس ساں نے ان کو عادی خائن قرار دیا اور لکھا کہ جرم سنگین تھا عدالت ابتدائی نے بیجا رعایت کی ہے۔ اسمیں عبور دریائے شور و ۱۴ سال تک قید ہے مگر ہم بر رعایت تجویز کرتے ہیں۔ اگرچہ سب متفق ہیں کہ اونہیں کے اعمال نے اونکو یہ روز سیاہ دکھلایا تاہم فطرتاً ایک غمناک منظر کسی نگاہ کو خوش آیند نہیں ہو سکتا ہم کو اور ایڈیشن میں انکے دوستوں سے ہمدردی ہے بالخصوص مرزا مقیم بیگ صاحب بیچارہ سے جنکو جتنا بھی رنج ہو کم ہے کیونکہ مرزا صاحب کی قدرشناسی، مشورہ اور داد قاضی صاحب قلم کے انجن کو ہمیشہ اسٹیم کا کام دیتی رہی اور آخر اس سائڈنگ پر لیگئی جو آج حادثہ کا باعث ہوئی۔

قاضی صاحب اگر بری ہو جاتے تو اونکی قلم و زبان حرکات و سکنات سے جو کچھ ہونا ہوتا وہ حیطہ تصور میں نہیں آسکتا ہم آج ان الفاظ کا صحیح استعمال دکھلا سکتے تھے جو قاضی صاحب کل اور وں کی نسبت کرتے تھے لیکن یہ بزدلی ہم نے پسند نہیں کی۔ دراصل یہ ایک نہایت خود پسند و سخت کوتہ اندیش تھے ان کے نادان دوستوں نے ابھار ابھار کر انہیں وہاں پہونچا دیا جس سے بدتر کوئی جگہ نہیں ہو سکتی اور اس کے آثار ابتدا سے نمودار تھے۔

من از آن حسن روز افزوں کہ یوسف داشت دانستم ۔ کہ عشق از پردہ عصمت بروں آرد زلیخا را

(ذمیندار و کاشتکار)